بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 شمارہ 37

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

15 رجمادی الثانی 1421 ہجری 14 رتبوک 1379 ہش 14 ستمبر 2000ء

Postal Reg. No: PB/1023/2000

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

اخبار احمدیہ

لندن ۹ ستمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ھے اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں

خدا ایسا کرے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں

تا انسانی خونریزیوں کا زہر بکلی ان کے دلوں سے نکل جائے اور وہ خدا کے ہو جائیں اور خدا ان کا ھو جائے

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے۔ ایک محمد ﷺ۔ دوسرا احمد ﷺ۔ اور اسم محمدؐ جلالی نام تھا اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزادیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت ﷺ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔

سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اوّل آنحضرت ﷺ کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔ سو اے دوستو آپ لوگوں کو یہ نام مبارک ہو۔ اور ہر ایک کو جو امن اور صلح کا طالب ہے یہ فرقہ بشارت دیتا ہے۔ نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس مبارک فرقہ کی خبر دی گئی ہے اور اس کے ظہور کے لئے بہت سے اشارات ہیں۔ زیادہ کیا لکھا جائے خدا اس نام میں برکت ڈالے۔ خدا ایسا کرے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں تا انسانی خونریزیوں کا زہر بکلی ان کے دلوں سے نکل جائے۔ اور وہ خدا کے ہو جائیں اور خدا ان کا ہو جائے۔ اے قادر و کریم تو ایسا ہی کر۔ آمین۔ و آخرُ دَعونا اَنِ الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالمین۔ مرزا غلام احمد از قادیان۔ ۴ر نومبر ۱۹۰۰ء"۔

(ضمیمہ تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ مطبوعہ لندن صفحہ ۵۲۶ تا ۵۲۸)

خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وھی ثواب اور اجر ملے گا جو اُس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ھے

جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو بُرے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اُس کا کہا مانا۔ ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برطانیہ کے ۳۵ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات سے خطاب مین حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا عورتوں کو نصائح کا دلنشیں تذکرہ فرمودہ ۲۹-۷-۲۰۰۰ء

(اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ ۲۹ر جولائی): آج قبل دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات کے جلسہ گاہ میں تشریف لے جاکر خواتین سے خطاب فرمایا۔ یہ خطاب براہ راست مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے تمام دنیا میں Live نشر ہوا۔

عزیزہ مریم جاوید نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرمہ شامہ سخاوت صاحبہ نے اس کا اُردو ترجمہ پڑھ کر سنایا اور عزیزہ شازیہ گینائی نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

آج کے خطاب کیلئے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعض نصیحتیں جو آپ نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے دیں وہ پیش کرتا ہوں۔ یہ بعض صحابیات کو انفرادی طور پر بھی آپ نے نصیحت کی اور بعض دُعائیں دیں اور بعض ایسی بھی صحابیات کا ذکر ہے جنہوں نے شہادت کی درخواست کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دُعا دی وہ لفظ بلفظ پوری ہوئی اور اجتماعی طور پر بھی آپ نے صحابیات سے بارہا خطاب فرمایا ہے۔

باقی صفحہ (۷) پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ قادیان ۱۶-۱۷-۱۸ نومبر ۲۰۰۰ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۶-۱۷-۱۸ نومبر ۲۰۰۰ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی تیاری شروع کردیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

درد بھری تمنا اور صداقت بھری آواز

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہر سال کی طرح امسال بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کیلئے خوشخبریوں اور فتوحات کی برسات نازل فرمائی ہے گزشتہ سات سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر سال ہر میدان میں اپنے دگنے فضل نازل فرما رہا ہے۔ بیعتوں کی تعداد کے لحاظ سے، اجلاسات میں حاضری کے لحاظ سے، قادیان میں مہمانوں کی آمد کے لحاظ سے اور قادیان کے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے لحاظ سے۔

حق یہ ہے کہ یہ تمام برکات اہل ہندوستان پر اُس سال سے نازل ہونا شروع ہوئی ہیں جس سال سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قدم مبارک سرزمین ہند پر پڑے ہیں اور حضور انور نے صرف چند یوم قادیان اور دہلی میں گزارے تھے۔ اُس سال حضور نے جلسہ سالانہ قادیان کے اپنے افتتاحی خطاب میں ۲۶ دسمبر ۱۹۹۱ء کو ہندوستان کے احمدیوں کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔

"اے ہندوستان والو! اے بھارت کے احمدیو!! کیا اُس عزت اور سعادت کو جو خدا نے تمہیں تھمائی تھی دوسرے ملکوں کو تم اپنے سے چھین کر لے جانے کی اجازت دو گے کیا تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو گے اور افریقہ اور امریکہ اور یورپ اور دُنیا کے یہ دوسرے ممالک تبلیغ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پھیلانے میں تم سے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو بہت ہی بڑی بدنصیبی ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے احمدیت کے پیغام کیلئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے جانشین کو قادیان کی بستی میں مامور فرمایا اور ہندوستان کی سرزمین کو یہ اعزاز بخشا تھا چاہئے کہ اس اعزاز کو ہمیشہ آپ زندہ رکھیں ہمیشہ اپنائے رکھیں اور کسی دوسرے کو اجازت نہ دیں کہ اس اعزاز کا جھنڈا وہ آپ کے ہاتھوں سے چھین کر غانا میں گاڑ دے یا نائجیریا میں گاڑ دے یا امریکہ اور افریقہ یا مشرق کے دوسرے ممالک میں گاڑ دے یہ آپ کی سعادت ہے اسے اپنے بازو اور سینے سے چمٹائے رکھیں یہ وہ جھنڈا ہے جس کی خاطر جان بھی دینی پڑے تو جان دینی کوئی نقصان کا سودا نہیں۔

آج خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی غلامی کا جھنڈا ہندوستان کو عطا فرمایا ہے آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیائے نو کا جھنڈا ہندوستان کو عطا فرمایا ہے آج لوائے احمدیت قادیان کی نشانی بن چکا ہے لوائے قادیان اور لوائے احمدیت ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے ہیں اور یہی لوائے اسلام ہے جو آئندہ تمام عالم پر لہرائے گا۔ اس کو کیوں آپ اپنے سینے سے چمٹا کر نہیں رکھتے کیوں اس سعادت کو دوسروں کو لے جانے دیتے ہیں۔

پس اے بھارت کی جماعتو! میں تمہیں بار بار بڑے عجز اور انکسار کے ساتھ اس اہم فریضے کی طرف متوجہ کرتا ہوں اُٹھو اور شیروں کی طرح دندناتے ہوئے غازیوں کی طرح فتح کے ترانے گاتے ہوئے تمام بھارت میں پھیل جاؤ کیونکہ آج بھارت کی نجات تمہارے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے اگر آپ سارے بھارت کو اسلام کے پرامن پیغام کی رونق سے بھر دیں گے اگر آپ آج تمام بھارت کو اسلام کے عالمگیر امن کے لواء (جھنڈا) کے نیچے اکٹھا کر دیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام دُنیا کی قوموں کا امن آپ سے وابستہ ہو جائے گا" (بدر ۵ مارچ ۱۹۹۲ء صفحہ ۵-۶)

اور آج خدا اور خدا کے فرشتے اور تمام مومنین گواہ ہیں کہ آج ٹھیک آٹھ سال بعد ۲۰۰۰ء میں خدا کے خلیفہ کی مبارک آواز اور پُردرد تمنا نہایت شان سے پوری ہو چکی ہے۔ ہندوستان کے احمدیوں نے اپنے جان و دل سے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور پُرنور کے مبارک قدموں کے طفیل سال بسال عظیم فتوحات حاصل کی ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان پھر اس مقام فخر و امتیاز کی طرف رواں دواں ہے جس کی تمنا حضور انور کے ۹۱ء کے مذکورہ خطاب میں کی گئی تھی۔

ہم ذیل میں جماعت مومنین کے ایمان کی ترقی کیلئے ہندوستان کی اور باقی تمام دنیا کی ۱۹۹۴ء سے سال بسال بیعتوں کی ترقی کی رفتار کو درج ذیل نقشہ کی صورت میں دکھاتے ہیں جس سے یہ ایمان افروز حقیقت سامنے آئے گی کہ ۲۰۰۰ میں جماعت احمدیہ بیعتوں کی رفتار کے اعتبار سے پوری دنیا میں آگے نکل چکی ہے آج ہم اپنے پیارے آقا کی خدمت اقدس میں نہایت عجز و انکسار کے ساتھ یہ عرض کرسکتے ہیں کہ اے امیر المؤمنین آج پھر ہندوستان کے احمدیوں نے مسیح موعود کی غلامی کا جھنڈا ہندوستان میں گاڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اب ہمیشہ کیلئے اس اعزاز کو ہم زندہ رکھیں آمین اللّٰھم آمین وباللہ التوفیق۔

سن	ہندوستان	باقی دنیا	کل میزان
1994	14198	404002	418200
1995	45000	796325	841325
1996	160645	1442076	1602721
1997	250000	2754500	3004500
1998	649449	4355142	5004591
1999	1710344	9109882	10820226
2000	21200000	20108376	41308376

اس ایمان افروز تذکرہ کے بعد اب ہم خلیفہ برحق حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان صداقت کا ذکر کرنا چاہتے ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کے جلسہ سالانہ ۹۹ء کے موقع پر ۱۵ نومبر کو اپنے بصیرت افروز افتتاحی خطاب میں ہندوستان کی بیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"جماعت ہندوستان چھلانگیں مار کر تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے امسال تبلیغی سال کے پہلے تین ماہ اگست تا اکتوبر ۱۹۹۹ء میں ہندوستان کی بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ چھیاسٹھ ہزار پانچ سو اکیس ہو چکی ہے جبکہ گزشتہ سال پہلے تین ماہ میں تین لاکھ اڑتالیس ہزار چار صد اسی تھی (خطاب کے دوران حضور پرنور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کہ جماعت کی تعداد ایک زمانہ میں کروڑوں تک پہنچ جائے گی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ) اب خدا کرے کہ جلد یہ کروڑوں والی پیشگوئی ہندوستان میں بھی پوری ہو (پھر حضور پرنور نے اس تمنا کا اظہار فرمایا کہ) اگلے سال (یعنی ۲۰۰۰ء) میں ہی پوری ہو جائے تو کیا تعجب کی بات ہے"۔ (بدر ۲۶ نومبر ۹۹ء)

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خلیفہ برحق حضرت امیر المومنین کی اس دلی تمنا کو ایک رنگ میں جو پیشگوئی اور ایک رنگ میں عاجزانہ دُعا کا رنگ رکھتی ہے محض اپنے فضل سے صرف آٹھ ماہ کے اندر پورا فرما دیا جس کا ذکر کرتے ہوئے حضور پرنور نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ کے اپنے خطاب مورخہ ۳۰ جولائی میں نہایت خوشی اور تشکر بھرے جذبات سے یوں فرمایا:۔

"امسال دُنیا بھر کی جماعتوں کو ۲ کروڑ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا دسمبر ۹۹ء میں ہندوستان کو اس ٹارگٹ سے علیحدہ کرکے نیا ٹارگٹ دیا گیا حضور نے فرمایا... آج سے سو سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں آج خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا جب میں اس شہر لدھیانہ میں آیا تھا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے میری جماعت کی تعداد نہایت قلیل تھی یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی کر رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی"۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے پیش نظر میں نے اللہ پر توکل کرکے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۹ء کے موقع پر اپنے افتتاحی خطاب میں کہا تھا۔

"میں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اگر آپ کی دعائیں اور کوششیں مقبول ہوئیں صرف ہندوستان میں ہی کروڑوں والی پیشگوئی پوری ہو جائے گی خدا کرے کہ دیر کی بجائے جلد پوری ہو اور اگلے سال ہی پوری ہو جائے تو کیا ہی تعجب ہے جو کوششیں اس وقت کر رہے ہیں آپ کو اندازہ نہیں کہ اس سے کتنی اُمیدیں وابستہ ہیں۔"

حضور نے فرمایا کہ اس اعلان کے بعد جماعت احمدیہ ہندوستان کو ایک کروڑ کا ٹارگٹ دیتے ہوئے میں نے اپنے پہلے خط میں لکھا:۔

"بہت بڑا ٹارگٹ نظر آرہا ہے لیکن جو قومیں پختہ عزم لیکر اُٹھ کھڑی ہوں خدا تعالیٰ ان کی تائید میں تیز ہوائیں چلا دیتا ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے گردونواح کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عزم میں کامیاب فرمائے اور ملائکۃ اللہ آپ کی مدد کیلئے آسمان سے اُتریں۔

حضور پرنور نے فرمایا اب میں خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے بڑی خوشی سے یہ بات بیان کرتا ہوں کہ الحمد للہ ۲۸ جولائی ۲۰۰۰ء تک صرف ہندوستان میں دو کروڑ بارہ لاکھ سعید فطرتیں جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہو چکی ہیں حضور نے فرمایا یہ صرف ایک سال کی کامیابی ہے اب آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے انشاء اللہ۔"

(خلاصہ خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ ۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء منقول از بدر)

یہ ہے وہ عظیم الشان معجزہ اور ایمان افروز صداقت جو صرف آٹھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ظاہر ہوئی اور خدا کی تائید و نصرت کی ہواؤں کو کل عالم پر چلا گئی۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد وعلی عبدك المسیح الموعود۔

(منیر احمد خادم)

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسدوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا کثرت سے پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خطبہ جمعہ

دعاؤں کا صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں۔ دلی جوش چاہئے اور رقت اور گریہ بھی ہو

اضافۂ علم و معرفت، طہارت و پاکیزگیٔ نفس، بیماریوں سے شفایابی، مصائب سے محفوظ رہنے، محبت الٰہی اور گناہوں سے نجات اور بخشش کے حصول کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف ادعیۂ مبارکہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۴؍ جولائی ۲۰۰۰ء/۱۴؍ وفا ۱۳۷۹ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾۔(البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

یہ دعاؤں کا جو سلسلہ ایک لمبے عرصے سے جاری ہے اس میں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون شروع ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں اس کا آغاز ہوا تھا اور ابھی یہ جاری ہے آگے اللہ بہتر جانتا ہے کب تک جاری رہے گا۔ کچھ اس میں الہامی دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھائی گئیں۔

سب سے پہلے اضافۂ علم و معرفت کے لئے جو دعائیں ہیں ان میں سے یہ الہامی دعا سناتا ہوں۔ ۷؍ جون ۱۹۰۶ء کو یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَكَ الْكُلِّيَةَ کہ اے میرے رب! مجھے وہ انوار دکھا جو محیط کل ہوں۔ اس کا ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا ہے۔ دوسری ہے ۱۹۰۶ء کے الہامات میں یہ دعا کہ رَبِّ عَلِّمْنِیْ مَا هُوَ خَیْرٌ عِنْدَكَ کہ اے میرے رب! مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ پھر ۲۰؍ جولائی ۱۹۰۷ء کو یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کہ اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھا۔ اس دعا کو میں عموماً اس طرح ملا کے پڑھا کرتا ہوں کہ رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ، رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ یہ دونوں اکٹھی میں نے تجربہ کیا ہے طلباء کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی یہ اکٹھی پڑھنی بہت مفید رہتی ہیں۔

توفیق فہم و علم کی دعا۔ حقیقۃ الوحی میں یہ دعا درج ہے وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبَّنَا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَهَبْ لَنَا مِنْ عِنْدِكَ فَهْمَ الدِّیْنِ الْعَظِیْمِ وَعَلِّمْنَا مِنْ لَّدُنْكَ عِلْمًا۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸)۔ ترجمہ: اور سوائے اللہ کے فضل کے مجھے کوئی توفیق اور طاقت نہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرما اور اپنے حضور سے ہمیں راستہ کا فہم عطا فرما اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

سیدھے راستہ کی طرف ہدایت اور راستہ کا فہم یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ سیدھے رستہ پر چلنا تو اور بات ہے لیکن اس کی اونچ نیچ سے واقف ہونا اور اس کا فہم کہ کیسے رستہ پر قدم اٹھانے چاہئیں یہ زائد ساتھ دعا شامل کی گئی ہے اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

طہارت و پاکیزگی کی دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قریباً ۱۸۹۷ء میں تحریر فرماتے ہیں: "عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہوئے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوئے جن میں ایک کا نام خیراتی تھا۔ وہ تینوں زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چارپائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سب سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی رَبِّ اَذْهِبْ عَنِّیَ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْنِیْ تَطْهِیْرًا۔ اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ صاحب نے آمین کہی۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ صاحب کی وفات قریب ہے اور میرے لئے آسمان سے ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادہ سے نہیں ہو سکتی تھی"۔(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۴، ۲۱۵)۔ اب یہ تحریر ۱۸۹۷ء کی ہے اور مولوی عبداللہ صاحب کی وفات ۱۵؍ فروری ۱۸۸۱ء ہے۔

مصیبت اور بیماری سے نجات کی الہامی دعا۔ اندازاً ۱۸۸۰ء کی بات ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سخت قولنج خونی پیچش کی حالت میں سولہ دن گزر گئے کیونکہ یہی بیماری ایک اور شخص کی آٹھویں دن جان لے چکی تھی اس لئے گھر والوں نے مایوس ہو کر آپ پر سورۃ یٰسین بھی تین مرتبہ پڑھ دی۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی"۔ چنانچہ الہام کے مطابق حضور نے دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی تھی ہاتھ ڈال کر یہ کلمات پڑھ کر سینہ دونوں ہاتھوں اور منہ پر پھیرے۔ حضور فرماتے ہیں: "مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے یہاں تک کہ سولہ دن کے بعد بیماری بکلّی چھوڑ گئی"۔(تریاق القلوب۔ صفحہ ۳۶، ۳۷)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الفاظ میں اللہ کا شکر کرتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے اے اللہ رحمتیں بھیج آپ ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔

شفاء مرض کی ایک اور دعا۔ ایک وبائی بیماری میں خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا ورد کیا جائے یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ۔ یعنی اے حفاظت کرنے والے، اے عزت والے اور غالب اے دوست اور ساتھی۔

موذی بیماری سے شفا کی دعا۔ ۲۷؍ جنوری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں رخسار پر ایک آماس سا نمودار ہونے سے بہت تکلیف ہوئی۔ دعا کرنے پر یہ فقرات الہام ہوئے جن کے دم کرنے سے فوراً صحت ہوئی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِیْمِ. یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ۔ میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو شافی ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے۔ اے حفاظت کرنے والے اے عزت و غلبہ والے ساتھی۔ اے دوست مجھے شفا دے۔

مرض سے شفا کی ایک اور دعا۔ ۱۹۰۶ء میں بیماری کی حالت میں یہ دعا الہام ہوئی اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَارْحَمْنِیْ۔ کہ اے میرے رب مجھے اپنی طرف سے شفا عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

مصیبت سے بچنے کی دعا۔ ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رویا میں دیکھا کہ آگ دھواں اور چنگاریاں اڑ کر آپ کی طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں۔ اس حال میں آپ یہ دعا پڑھ رہے ہیں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۔ اِنَّ رَبِّیْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہ اے زندہ اور ہمیشہ قائم ودائم رہنے والی ہستی میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔ یقیناً میرا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

مال میں برکت کی دعا۔ ۴؍مارچ ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا کہ آپ روپوؤں سے بھرا ایک کاغذی تھیلا سفید رومال میں باندھ رہے تھے اور بطور الہام یہ دعا زبان پر جاری ہوئی۔ رَبِّ اجْعَلْ بَرَکَۃً فِیْہِ۔

اس سلسلہ میں یاد رکھیں جو بیماری سے شفا کی دعائیں بتلائی گئی ہیں ہر بیماری سے شفا ممکن ہے سوائے مرض الموت کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ اِلَّا الْمَوْت۔ تو یہ خیال کرنا کہ ہم ہر دوا سے موت کو ٹال دیں گے یہ بالکل جھوٹ ہے، یہ وہم ہے محض۔ موت ایک ایسی تقدیر ہے جو لازماً آنی ہے اور وہ انسان کو حقیقی انکساری اور اللہ کے خوف کا سبق دیتی ہے۔

مال میں برکت کی دعا کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ جب بھی خدا کوئی مال عطا فرمائے تو ضرور اس میں برکت کی دعا کرنی چاہئے ورنہ کثیر مال بھی بغیر برکت کے یونہی ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور ضائع ہو جاتا ہے۔ انسان خود ضائع نہ کرے تو اولاد ضائع کر دیتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ مال خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو جب بھی اللہ عطا فرمائے اس میں برکت کی دعا کرنی چاہئے۔

برکت کی ایک اور دعا۔ قریباً ۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامی طور پر ایک طرف برکت کے حصول کی دعا سکھلائی اور پھر کمال لطف واحسان سے اس کے منظور ہونے کی خبر بھی عطا فرمائی۔ یہ بات براہین احمدیہ چہارم صفحہ ۵۲۰ حاشیہ میں درج ہے۔ دعا یہ ہے کہ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُ مَا کُنْتُ۔ کہ اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بود وباش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض وِرد اور دعائیں جو نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشکلات میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمائیں وہ ایک دعا یہ ہے۔ آپ کے خط کا اقتباس یہ ہے: آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم چار دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں"۔

(مکتوبات احمد جلد ہفتم حصہ اول صفحہ ۳۲)

ایک بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد رکھنی چاہئے کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ نماز میں دعا نہ کی جائے اور جب سلام پھیر دیا جائے تو پھر دعائیں کی جائیں۔ یہی دستور ہے لیکن نماز کے بعد چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، دن رات دعائیں کی جاتی ہیں اور کرنی چاہئیں۔ تو یہی مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معلوم ہوتی ہے کہ دعا میں محض نماز کی دعاؤں پر انحصار نہ کریں بلکہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔

ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۰ میں یہ روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی مشکلات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ "استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور نمازوں میں ...... یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغِیْثُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھو۔ ترجمہ: (یہ مرتب کا ترجمہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا ترجمہ نہیں)۔ "اے زندہ اور قائم رہنے والے خدا میں تیری رحمت سے تیری مدد چاہتا ہوں۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے"۔

اسمِ اعظم کے متعلق پہلے بھی میں نے بیان کیا تھا کہ مختلف اسماءِ اعظم بیان ہوئے ہیں اور ان میں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو سکھایا گیا "رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ" ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۶؍نومبر ۱۹۰۲ء کو تحریر فرمایا: "رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا یہ آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کہ اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہو گی"۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنے مختلف رفقاء کو اپنے خطوط میں رکوع اور سجود میں اور قیام میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بتکرار صدق دل تذلل وعجز سے یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

(مکتوبات جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۳۸)

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک دفعہ مجھے بھی اسی طرح تین بھینسے خواب میں دکھائی دئے جو باری باری حملہ کرتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کسی گہری بیماری سے نجات کی خوشخبری تھی اور پہلے دو تو حملہ کر کے پھر ایک طرف رخ کر کے چلے جاتے ہیں اور آخری پیچھے پڑتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اپنے سینگوں پہ اٹھالے گا۔ اسی خواب میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم ومغفور کو بھی میں نے دیکھا وہ ساتھ ہیں یعنی اس وقت دکھائی دے رہے ہیں جس کے بعد وہ جو بلا تھی وہ ٹل گئی اور منصور نام میں جو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نصرت فرمائے گا یہ خوشخبری بھی ساتھ ہی عطا ہو گئی۔

درود شریف اور استغفار کی تلقین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم کے نام ایک خط میں نصیحت فرمائی، بعد نماز مغرب وعشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھا کریں اور دلی محبت اور اخلاص سے پڑھیں، یہ نسبتاً لمبا خط ہے میں نے صرف چھوٹا سا اقتباس یہ لیا ہے۔ جو دعا سکھائی درود کی وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہ وہی دعا ہے جو التحیات کے وقت ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے۔ فرمایا یہی درود شریف پڑھیں اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارتِ رسول اللہ ﷺ کی ہو جاتی ہے اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بہت مؤثر ہے"۔ (مکتوبات جلد ۵ صفحہ ۷)۔ یہاں یہ جو ہے زیارتِ رسول ﷺ کی ہو جاتی ہے، زیارت پر بندے کا اپنا اختیار نہیں ہے۔ یاد رکھیں یہ دعا کرتے رہیں مداومت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ جب بھی احسان فرمائے گا تو زیارت ہو جائے گی۔

دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا درود شریف۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِقَدْرِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ۔ (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۰، ۱۱)۔ برکات الدعا میں یہ درج ہے۔ اے اللہ درود وسلام اور برکتیں بھیج آپ ﷺ اور آپ کی آل پر، اتنی زیادہ رحمتیں اور برکتیں جتنے ہم وغم اور حزن آپؐ کے دل میں اس امت کے لئے تھے اور آپؐ پر اپنی رحمتوں کے انوار ہمیشہ نازل فرماتا رہ۔

ایک دعا ہے تنہائی میں معیت مولا کی دعا۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے یہ دعا درج کی ہے: "اے میرے خدا میری فریاد سن کہ میں اکیلا ہوں۔ اے میری پناہ، اے میری سپر، اے میرے پیارے مجھے ایسا مت چھوڑ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ میں میری روح سجدہ میں ہے"۔

پھر رضائے باری کے حصول کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک مکتوب میں حضور نے یہ دعا سکھائی: "دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی نماز میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو"۔

پھر جو دعا لکھی آپ نے سکھائی وہ یہ ہے: "اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم وکریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں، میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (مکتوبات احمد جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۵)

محبت الٰہی اور بخشش کی طلب کی دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک وفا شعار رفیق منشی رستم علی صاحب کے دلی دوست سُندر داس کی وفات کے جانکاہ صدمہ پر تعزیتی خط میں یہ تحریر فرمائی کہ سجدہ میں اور دن رات کئی دفعہ یہ دعائیں پڑھیں۔ معلوم ہوتا ہے کوئی بہت ہی نیک دل ہندو دوست ان کا فوت ہوا جس کا گہرا صدمہ پہنچا تھا۔ ان کی تعزیت بھی فرمائی اور صبر کے لئے یہ دعا سکھائی یَا اَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِكَ الْمُخْلَصِیْنَ (مکتوبات

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

احمد جلد ۵نمبر ۳ صفحہ ۷۴)۔اے ہر پیارے سے زیادہ پیاری ہستی مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل کر لے۔

یہاں پر ”ہر پیارے سے زیادہ پیاری ہستی“ کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ یہ سمجھانے کے لئے کہ یہ دوست تو ایک دنیا کا انسان تھا، عارضی دوستی تھی، اس سے پیار بھی عارضی ہے۔پس اللہ سے دل لگاؤ اور وہی ہے جو مستقل طور پر تمہاری حفاظت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخشے گا اور اپنے مخلص بندوں میں داخل فرما لے گا۔

محبت الٰہی سے بھری ہوئی ایک اور دعا۔ رَبِّ اِنَّكَ جَنَّتِيْ وَ رَحْمَتُكَ جُنَّتِيْ وَ آيَاتُكَ غِذَائِيْ وَفِعْلُكَ رِدَائِيْ۔اے میرے رب بے شک تو ہی میری بہشت ہے اور تیری رحمت میری ڈھال ہے اور تیرے نشان میری غذا ہیں اور تیرا فعل میری رداء یعنی چادر ہے جس سے میں اپنے نفس کو، اپنے آپ کو ڈھانپتا ہوں۔(حقیقۃ الوحی ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۱)

ایک دعائے بیعت توبہ کا عنوان ہے۔ میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی کی روایت ہے کہ بیعت میں حضور علیہ السلام جب یہ الفاظ دوہراتے تو تمام آدمی رونے لگ جاتے اور آنسو جاری ہو جاتے کیونکہ حضرت صاحب کی آواز میں اس قدر گداز ہوتا تھا کہ انسان ضرور رونے لگ جاتے تھے۔امر واقعہ یہ ہے کہ نبی کریم کی یہ دعا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت توبہ میں شامل فرمایا ایسی تاثیر رکھتی ہے کہ اب بھی باوجود بار بار دوہرائے جانے کے یہی کیفیت سوز و گداز اکثر دیکھی گئی ہے۔دعا یہ ہے:”اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں“۔اس روایت کی مزید تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے۔آپ نے فرمایا کہ ”بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت ہوتی ہے“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۷۴)۔ یہ دعا ہے رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوبِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔اس دعا کے وقت اکثر مجھ پر بھی بہت گہری رقت طاری ہوا کرتی تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ میں نے اس کو کنٹرول کیا کیونکہ ایک وہم سا پیدا ہوا کہ خدانخواستہ اس رقت میں بھی ایک دکھاوے کا پہلو نہ ہو اس لئے جہاں تک مجھے توفیق ملتی ہے میں اس دعا کے وقت ضبط کرتا ہوں اور یہ مراد نہیں کہ ہر شخص ضرور ہی ضبط کرے۔ بعض اوقات بے اختیار اس دعا کے وقت چیخیں نکل جاتی ہیں۔

ماہ رمضان کی محرومی سے بچنے کی ایک دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روزہ کی توفیق چاہنے کے لئے دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:”ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔یعنی فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے۔مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت عطا فرمائے گا“۔

ایک بہت ہی دردناک دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میدان عرفات میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کو نصیحت کی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں یہ دعا ضرور پڑھیں یعنی حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے یہ دعا پڑھی جائے۔۱۸۸۵ء کے اوائل میں حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت سے جب سفر حج پر روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے قلم سے انہیں ایک دردانگیز دعا تحریر فرمائی۔ یہ جو اجازت ہے سفر سے پہلے منکسرانہ طریق ہے، دعا کی تحریک ہے ورنہ خدا کا حکم ہے اس میں کسی بندے کی اجازت کا کیا سوال ہے۔یہ ایک مؤدبانہ منکسرانہ طریق ہے دعا کی تحریک کے لئے اور اس کے نتیجہ میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بھی ہمیں نصیب ہو گئی جو میں آپ کو اس خط میں سے پڑھ کے سناتا ہوں۔

دعا یہ ہے:”اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام مبارک کی انہی لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں“۔ یہاں لفظ مُقام نہیں پڑھنا چاہئے ”مَقام“ ہے مقامِ محمود ہے۔یہ ایک مرتبہ اور عزت کا مَقام ہے۔اسے مُقامِ ابراہیم نہیں پڑھنا چاہئے۔ حضرت ابراہیمؑ جہاں کھڑے ہوئے تھے مَقامِ ابراہیم ہے اور مُصلّٰی مَقامِ ابراہیم کو بناؤ، نہ کہ اس جگہ کو جو فرضی طور پر حضرت ابراہیم کی طرف منسوب کی گئی ہے کہ وہاں پتھر پر آپ کے پاؤں کا بھی نقش ہے۔ تو لفظ مُقام اور مَقام میں فرق یاد رکھیں۔مُقام ایک مکان اور جگہ کو کہا جاتا ہے اور مَقام مرتبہ کو کہا جاتا ہے۔

”اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام محمود کو انہی لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں“۔ نیز یہ ہدایت فرمائی کہ ”آپ پر فرض ہے کہ انہی الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرتِ ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں“۔ چنانچہ حضرت صوفی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں ۹رذی الحج ۱۳۰۲ھ ہجری مطابق ۱۹ر ستمبر ۱۸۸۵ء کو میدان عرفات میں یہ دعا پڑھی۔ آپ کے پیچھے اس وقت ان کے بائیس خدام اور عقیدتمند تھے جن میں حضرت صاحبزادہ عبدالمجید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبلغ ایران، حضرت خان صاحب محمد امیر خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت صوفی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔

صوفی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کا مکتوب مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے:”اے ارحم الراحمین ایک بندۂ عاجز اور ناکارہ پُرخطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیئات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حُجّت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر۔اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظلِ حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضا میں پہنچا اور نبی کریم ﷺ اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام اور برکات نازل کر۔ آمین یارب العالمین“۔(الحکم ،۶رتا ۱۳راگست ۱۸۹۸ء)

گناہوں سے نجات کے لئے چند دعائیں۔ ایک یہ ہے:”یاالٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری رہنمائی کر“۔افتادہ ہوں، گرا پڑا ہوں، خاک بسر ہوں میری رہنمائی کر۔ پھر ہے ”ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہیں تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا“۔ پھر دعا ہے ”میں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تو آپ رحم فرما۔ مجھے پاک کر کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے پاک کرے“۔

گناہوں کی بخشش کے لئے ایک اور عاجزانہ دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو ان کے صاحبزادے کی وفات پر ایک تعزیتی مکتوب میں اگست ۱۸۸۵ء میں اس دعا کی طرف کمال انکساری سے توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا ”یہ دعا اس عاجز کے معمولات میں سے ہے اور در حقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے“۔ نیز تحریر فرمایا کہ ”مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کی فی الحقیقت دل کے کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولا کے انعام و اکرم کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں جوش دلی چاہئے اور رقت اور گریہ بھی ہو“۔ دعا کا طریق حضور نے یہ بیان فرمایا ”رات کے آخری پہر میں اٹھو اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجا لاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو ”اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک ناکارہ بندہ پُرمعصیت اور پُرغفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ تو اب بھی مجھ نالائق اور پُرگناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس گناہ سے نجات بخش کہ بغیر تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین“۔(مکتوبات احمد جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۳)

دعائے مغفرت اور انجام بخیر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دعا میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمائی تھی رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوبَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَصَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ وَ تَوَفَّنَا فِي اُمَّتِهٖ وَاتْبِعْنَا فِي اُمَّتِهٖ وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَ لِاُمَّتِهٖ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا فِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۱۰۸)۔ ترجمہ: ہمیں اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو بخش دے جو ایمان

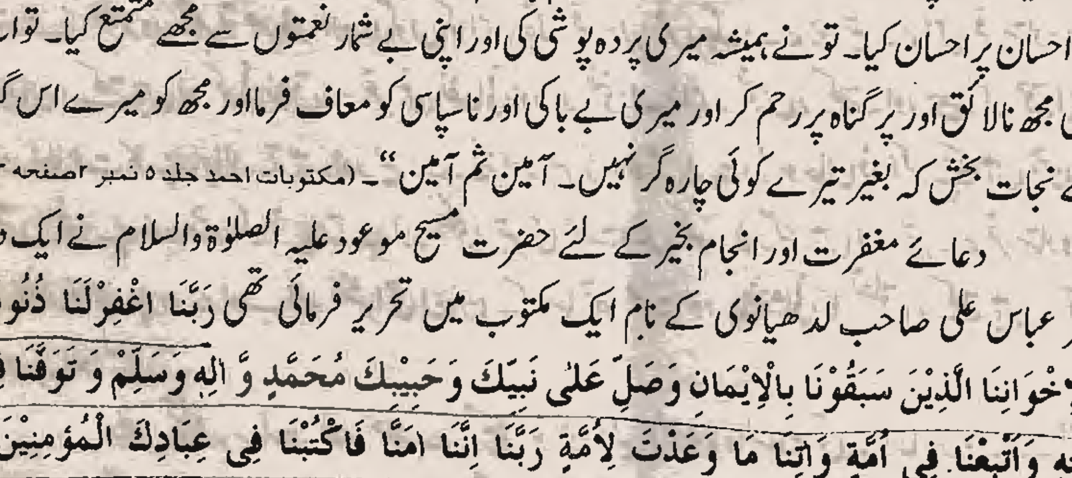

میں ہم سے سبقت لے گئے اور اپنے نبی اور حبیب محمدؐ اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج اور ہمیں اُمتی ہونے کی حالت میں موت دے اور اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں اپنے مومن بندوں میں لکھ لے۔

بعض اور دعائیں تذکرہ میں جو درج ہیں ان میں سے ایک یہ ہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اے اللہ رحم کر۔ پس اس کی تکرار بھی دل میں ایک خاص رقت پیدا کر سکتی ہے۔ پھر اردو میں یہی دعا ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء کو الہام ہوئی "یا اللہ رحم، یا اللہ رحم"۔ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔ رَبِّ ارْحَمْنِیْ اِنَّ فَضْلَکَ وَ رَحْمَتَکَ یُنْجِی مِنَ الْعَذَابِ ۔ اے میرے رب مجھ پر رحم فرما یقیناً تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔

ایک اور دعا رحمت و نصرت کی یہ ہے یعنی رحمت و نصرت طلب کرنے کی۔ وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ انْصُرْنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَرَبِّ اَیِّدْنِی مِنْ لَّدُنْکَ .رَبِّ اِنَّ قَوْمِی طَرَدُوْنِی فَاٰوِنِی مِنْ لَّدُنْکَ. رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ لَعَنُوْنِی فَارْحَمْنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ. اِرْحَمْنِی یا رَبَّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ. اِرْحَمْنِیْ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ . وَلَا رَاحِمَ اِلَّا اَنْتَ . اِنَّکَ اَنْتَ حُجَّتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ . تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَ اَنْتَ لَا تُضِیْعُ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۔

(حجۃ اللہ ، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۴)

اور مجھے کوئی توفیق نہیں سوائے اللہ کی توفیق کے۔ میرے رب اپنے حضور سے میری مدد فرما۔ میرے رب اپنے پاس سے میری تائید فرما۔ میرے رب میری قوم نے مجھے دھتکار دیا ہے پس تو مجھے اپنے حضور پناہ دے۔ اے میرے رب میری قوم نے مجھ پر لعنت و ملامت کی ہے پس اپنے پاس سے مجھے رحمت نصیب کر۔ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے مجھ پر رحم کر اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھ پر رحم کر کہ تیرے سوا کوئی رحم کرنے والا نہیں۔ یقیناً تو ہی دنیا اور آخرت میں میری حجت ہے اور تو ہی ارحم الراحمین ہے۔ میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تُو توکل کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔

پھر ایک عمومی دعا بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا جن کو نصیب ہوا ہے ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سکھائی ہے۔ رسالہ وصیت میں لکھی ہے۔ "میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا۔ آمین یارب العٰلمین"۔ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶)

"پھر میں دعا کرتا ہوں"۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "الوصیت" میں الفاظ درج ہیں۔ "پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے خدا، قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے ہو چکے اور دنیا کے اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العٰلمین۔ پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم، اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں میں جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بد ظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دل و جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے اور بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے ہیں اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین"۔

پھر تبلیغ رسالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا درج ہے۔ "میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری جماعت ان لوگوں میں سے ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں"۔

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۲۱)

پھر البدر جلد تین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ ہیں: "دعا تب کام کرتی ہے جب انسان کی کوشش بھی ساتھ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ولی بنا دیا جائے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ پھونک بھی اس آدمی کو لگتی ہے جو نزدیک آوے"۔ یہ بھی ایک بہت پیاری تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچی ہے کہ پھونک دور کے آدمی تک تو نہیں پہنچا کرتی، جو قریب کھڑا ہوا اسی کو لگتی ہے۔ تو جو درجات کے لحاظ سے، قربت کے لحاظ سے پیارا ہو کسی کو اسی تک پھونک پہنچے گی۔ "وہ یہ نہیں جانتے کہ پھونک بھی اسی آدمی کو لگتی ہے جو نزدیک آوے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بغیر انسان کی سعی کے کچھ ہو جاوے۔ قرآن شریف میں ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور دل کی ہر ایک حالت کے لئے ایک ظاہری عمل کا نشان ضروری ہوتا ہے۔ جب دل پر غم کا غلبہ ہو تو آنسو نکل آتے ہیں۔ اسی لئے شریعت نے ثبوت کا مدار ایک شہادت پر نہیں رکھا جب تک دوسرا گواہ بھی نہ ہو۔ پس جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو تب تک کچھ نہیں بنتا۔

(البدر جلد ۳ صفحہ ۴۱، ۴۲)

کاواشیری (کیرلہ) میں مسجد احمدیہ کا افتتاح

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 13 اگست 2000 بروز اتوار کاواشیری میں نئی تعمیر شدہ وسیع و عریض اور خوبصورت مسجد کا محترم اے پی کنجامو صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ کیرلہ نے قبل نماز ظہر افتتاح فرمایا۔ اور آپ نے اجتماعی دعا کروائی اس کے بعد خاکسار نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

یہاں چند سال قبل ناریل کے پتوں سے تعمیر شدہ ایک کچی مسجد میں ہی نمازیں اور دیگر جماعتی تقریبات ہوتی تھیں ایک مخیر دوست نے اس مسجد کی تعمیر کے تمام اخراجات برداشت کئے فجزاھم اللہ۔

اس تقریب میں شمولیت کیلئے کیرلہ کے طول و عرض سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ شام کو ۴ بجے مسجد احمدیہ کے باہر وسیع و عریض گراؤنڈ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی شمس الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سراج المنیر صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ایچ سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ کاواشیری نے جماعت احمدیہ کاواشیری کی ایمان افروز تاریخ بیان کی اس کے بعد محترم صوبائی امیر صاحب نے اپنی تقریر میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی امن بخش تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اور کیرلہ میں ہندو مسلم عیسائی وغیرہ اقوام کے ساتھ جماعت احمدیہ کے پیار و محبت کے سلوک کے بارے میں وضاحت کی اور یہ اعلان کیا کہ یہ مسجد واحد و لاشریک خدا کی عبادت کرنے والوں کیلئے ہمیشہ کھلی رہے گی جبکہ کیرلہ کی بعض مسجدوں میں تختیاں لگی ہوئی ہیں کہ اس مسجد میں احمدیوں کا داخلہ ممنوع ہے کیرلہ میں کسی بھی غیر احمدی مسجد میں احمدیوں کا داخلہ کلیۃً ممنوع ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کی ایک آیت کی روشنی میں تعمیر مسجد کے اغراض بیان کئے پاکستان کے سیاہ آرڈیننس کے بعد عالمگیر سطح پر ہزاروں کی تعداد میں مسجد احمدیہ کے اضافہ اور عالمگیر بیعتوں اور دیگر تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد شری A آنڈیپو چیئرمین سٹانڈنگ کمیٹی شری پی جی ہری داس۔ محترم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی کمیٹی مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ اور اس کے بعد تین مزید تقریریں عقائد احمدیت کی وضاحت میں محمد اسمٰعیل صاحب مکرم مولوی محمد انی صاحب اور مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب کی ہوئیں۔

ادائیگی شکریہ اور دعا کے بعد یہ جلسہ نہایت خیر و برکت سے اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علی ذالک اس موقع پر کیرلہ کی تمام جماعتوں کے امراء کرام و صدر صاحبان اور مجلس عاملہ صوبائی امارت کی ایک خصوصی میٹنگ بلائی گئی اس میں صوبہ بھر کی تبلیغی تربیتی تعلیمی اور دیگر سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے مختلف پروگراموں کی تشکیل دی گئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ نمایاں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بقیہ: مستورات سے خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی روایت ابوداؤد کتاب الجنائز سے لی گئی ہے۔ حضرت اُسیدؓ ایک دستی بیعت کرنیوالی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بیعت لیتے وقت جو عہد اُن سے لیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم حضور کی نافرمانی نہیں کریں گی، ماتم کے وقت نہ اپنا چہرہ نوچیں گی اور نہ واویلا کریں گی، نہ اپنا گریبان پھاڑیں گی اور نہ اپنے بال بکھیریں گی۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز)

ایک دوسری روایت میں جو مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ عورتوں سے جب بیعت لیتے تھے تو اس وقت آپؐ نے ان سے یہ عہد بھی لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ عورتوں نے کہا کہ کچھ عورتوں نے جاہلیت میں ہماری مرگ پر بین کرنے میں ہماری مدد کی تھی، کیا اب ہم اسلام کی حالت میں اُن کی مدد کرسکتی ہیں؟۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں اس قسم کی کوئی مدد جائز نہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبلؒ)

ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے کہ مومن عورتیں جب رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرکے آتی تھیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کی آزمائش کی جاتی تھی اور شرک نہ کرنے، چوری اور زنا نہ کرنے کی بیعت لی جاتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جو مومن عورتوں میں سے اس کا اقرار کرتی تھی تو گویا وہ ایک مشکل امر کا اقرار کرتا تھا۔ اور نبی کریم ﷺ جب عورتوں سے ان کی زبان سے یہ عہد لیتے تھے۔ آپؐ ان کو فرماتے تھے: اب جاؤ، مَیں نے آپ کی بیعت لے لی۔ اور خدا کی قسم کبھی بھی رسول اللہ کا ہاتھ بیعت میں کسی عورت کے ہاتھ سے مَس نہیں ہوا کیونکہ آپ عورتوں سے زبانی بیعت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے سوائے اس عہد کے جس کا اللہ نے حکم دیا اور کوئی عہد نہیں لیا۔ اور آپؐ ان سے بیعت لے کر فرماتے تھے: میں نے تم سے زبانی بیعت لے لی۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ. باب کیفیۃ بیعۃ النساء)

ایک مسند احمد بن حنبل میں حضرت اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا۔ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ (مسند امام احمد بن حنبلؒ. کتاب الادب)

ایک ترمذی کتاب الاستئذان سے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک دن مسجد میں سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو سلام کیا۔ (ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التعلیم علی النساء)

بخاری کتاب العلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ: عورتوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ کی ذات کے بارہ میں مرد ہم پر غالب آگئے ہیں۔ پس آپؐ ایک دن ہمارے لئے خاص طور پر مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے ایک دن ان کے لئے مقرر فرمایا جس میں آپ ان سے ملاقات فرماتے تھے۔ آپ ان کو وعظ فرماتے اور ارشادات فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی عورت نہیں ہے جو اپنے تین بچے آگے بھجواتی ہے مگر وہ اس کے لئے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں۔ فرمایا: ہاں خواہ دو ہی کیوں نہ ہوں۔ (بخاری، کتاب العلم. باب ھل یجعل نساء یوم)

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عورتیں جو اپنے بچوں کی وفات پر صبر سے کام لیتی ہیں وہی بچے ان کے لئے بعد میں نجات کا موجب بن جاتے ہیں۔

ایک دفعہ اسماءؓ بنت یزید انصاری آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا: حضورؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مَیں عورتوں کی طرف سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہوکر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُن کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہوسکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔

حضور ﷺ اسماء کی یہ باتیں سُن کر صحابہؓ کی طرف مڑے اور انہیں مخاطب کرکے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کرسکتی ہے؟

صحابہؓ نے عرض کیا: حضورؐ! ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کرسکتی ہے۔ پھر آپؐ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے خاتون! اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جاکر بتادو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اُس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔ (اُسدالغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ. تذکرہ اسماء بنت یزید، صفحہ ۳۹۹. الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب صفحہ ۷۲۶ تذکرہ اسماء بنت یزید)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اَسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت ﷺ کے پاس اس حالت میں آئیں کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے تھیں حضورؐ نے ان سے اعراض کیا اور فرمایا۔ اے اسماء جب عورت بالغ ہوجائے تو اسکے لئے مناسب نہیں ہے کہ منہ اور ہاتھوں کے سوا اسکے بدن کا کوئی اور حصہ نظر آئے۔ (ابوداؤد کتاب اللباس)

ایک روایت ابوداؤد میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں"۔ (ابوداؤد کتاب اللباس)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آج کل کے زمانہ میں رواج ہے کہ مرد عورتوں کی طرح بال بڑھا لیتے ہیں اور عورتیں مردوں کی طرح اپنے بال کٹوالیتی ہیں۔ مجھے بھی ایک بچی ملنے آئی تھی۔ اس کا یہی حال تھا۔ اس کو میں نے نصیحت کی اس نے توبہ کی اور مجھے کہا کہ اب میں جاکر اپنے بال بڑھالوں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس قسم کے لطیفے بھی بہت مشہور ہیں کہ ایک آدمی اچانک غسل خانہ میں گیا۔ غلطی سے وہاں کوئی اس قسم کی عورت نہارہی تھی تو اس نے کہا Excuse me sir، معاف کرنا بھائی مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ زمانے کا بگڑا ہوا رواج ہے۔ اس سے احمدی خواتین کو پوری طرح توبہ کرنی چاہئے اور احمدی مردوں کو بھی۔

ایک ابن ماجہ ابواب النکاح سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کسی انصاری عزیزہ کی شادی کی۔ آنحضرت ﷺ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ کچھ تحفے تحائف بھی بھجوائے ہیں عرض کیا کہ حضور بھجوائے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا گانے والیاں بھی بھیجی ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ انصار ایسے موقعوں پر گانے پسند کرتے ہیں۔ تمہیں چاہئے تھا کہ انہیں ایسی گانے والیاں بھیجتیں جو کہتیں اَتَیْنَا کُمْ اَتَیْنَا کُمْ فَحَیَّانَا وَ حَیَّاکُمْ۔

(ابن ماجہ، ابواب النکاح. باب الغناء والدف)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ شعر آنحضرت ﷺ نے اسی وقت بنا کر ان کو سکھایا۔ ترجمہ یہ ہے یعنی ہم تمہارے ہاں آئے ہیں تمہیں خوش آمدید کہنے کے لئے۔ پس خوش آمدید کہو۔

خالد بن ذکوان بیان کرتے ہیں کہ ربیع بنت معوذؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری شادی کے روز تشریف لائے اور میرے بچھونے پر تشریف فرما ہوئے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو۔ ہماری کچھ بچیاں ڈھولک کی تھاپ پر جنگ بدر میں اپنے شہید ہونے والے بزرگوں کے نوحے گا رہی تھیں کہ اچانک ان میں سے ایک لڑکی یہ پڑھنے لگی کہ "ہمارے اندر ایک ایسا نبی موجود ہے جو کل کی بات بھی جانتا ہے"۔ آپؐ نے فرمایا: یہ مت کہو ہاں جو پہلے پڑھ رہی تھیں وہ بے شک پڑھتی رہو۔

(بخاری کتاب النکاح. باب ضرب الدف فی النکاح والولیمۃ)

ایک اور روایت ابن ماجہ کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ فاطمہ کو (رخصتی کی غرض سے) دلہن کے طور پر تیار کرو۔ ہم نے اس کے کمرے کو لیپ پوت کر ٹھیک کیا۔ تکیہ اور گدّے نرم نرم کھجور کے چھلکوں کے تیار کئے۔ پھر ہم نے کھانے کے لئے کھجور اور کشمش اور پینے کے لئے میٹھے پانی کا انتظام کیا اور ہم نے کپڑے اور مشکیزہ لٹکانے کیلئے ایک لکڑی کونے میں گاڑی۔ اس طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی سے بڑھ کر کوئی خوبصورت رخصتانہ ہم نے نہیں دیکھا۔ (ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الولیمۃ)

ابوداؤد سے ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اُس کی شادی کی ہے اور یہ شادی اُسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اُسے اختیار دیا (کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور اگر چاہے تو اسے ردّ کروے)۔ (سنن ابو داؤد. باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولایشارھا)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو مغرب میں الزام لگایا جاتا ہے کہ مسلمان بچیوں کی زبردستی شادی کی جاتی ہے یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اب بگڑے ہوئے زمانے کے مسلمان یہ کرتے ہوں تو کرتے ہوں۔ اللہ کے فضل سے احمدیوں میں پوری کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی ایسا واقعہ نہ ہو۔

ایک مسند احمد بن حنبل سے روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا۔ بچہ کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ یعنی اس کے دیور نے رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضامندی کا اظہار کیا لیکن لڑکی کے والد نے اُس کا رشتہ اسکی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کردیا۔ اس پر وہ لڑکی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اسکے والد کو بلا کر دریافت کیا۔ اس کے والد نے کہا کہ اسکے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ میں نے اسکا رشتہ کیا ہے۔ حضور ﷺ نے باپ کے کیے ہوئے رشتہ کو توڑ کر بچے کے چچا (یعنی عورت کے دیور) سے اسکا رشتہ کردیا۔ (مسند امام احمد بن حنبلؒ. کتاب النکاح)

سنن ابی داؤد میں یہ روایت ہے ایک بار ایک صحابی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور بچے کو اس سے لینا چاہا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ میرا پیٹ اس کا ظرف، میری چھاتی اس کا مشکیزہ اور میری گود اس کا گہوارہ تھا اور اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب تک تم دوسرا نکاح نہ کرلو تم بچے کی سب سے زیادہ مستحق ہو۔

(ابوداؤد. کتاب الطلاق باب من احق بالولد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل وصورت، چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کبھی حضورؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے، ان کے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے۔ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور ﷺ ملنے کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضورؐ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر حضور کو بٹھاتیں۔ (ابوداؤد. کتاب الادب. باب فی القیام)

ایک لمبی روایت ابوداؤد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن اَعْبُد بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؓ نے کہا کہ کیا میں تجھے اپنا اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا ایک واقعہ نہ سناؤں؟ حضرت فاطمہؓ تمام رشتہ داروں میں حضور ﷺ کو سب سے زیادہ عزیز تھیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں، ضرور سنائیں۔ اس پر حضرت علیؓ سنانے لگے کہ چکی چلا چلا کر فاطمہ کے ہاتھ میں گٹے اور پانی ڈھو ڈھو کر سینے پر مشکیزہ کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے کچیلے ہو جاتے تھے۔ اس عرصہ میں حضور ﷺ کے پاس کچھ خادم آئے۔ میں نے کہا، بہتر ہوگا اگر آپ اپنے والد محترم کے پاس جا کر کوئی خادم مانگ لیں۔ وہ حضور ﷺ کے پاس آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ اس دن واپس آگئیں۔ پھر دوسرے دن حضور ﷺ خود ان کے پاس گئے اور پوچھا کسی چیز کی ضرورت ہے؟ وہ خاموش رہیں۔ میں نے کہا حضورؐ میں بتاتا ہوں کہ یہ کس لئے آئی ہے۔ چکی چلا چلا کر ہاتھ میں گٹے پڑ گئے ہیں، مشک اٹھا اٹھا کر سینے پر نشان پڑ گئے ہیں۔ جب آپؐ کے پاس خادم آئے تو میں نے کہا کہ جا کر اپنے لئے ایک خادم مانگ لو تا کہ وہ اس جانکاہ محنت سے بچ سکے۔ حضور علیہ السلام یہ سُن کر فرمانے لگے: فاطمہ! اللہ سے ڈرو، اپنے ربّ کے فرائض ادا کرو۔ گھر کے کام کاج خود کرو۔ جب رات کو سونے لگو تو تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس بار اَللّٰہُ اَکْبَر کا ذکر کرو۔ کُل سو بار ہوئے۔ یہ نوکر چاکر کی تمنا سے زیادہ بہتر ہے۔ اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میں اللہ اور اُس کے رسول کی رضا پر راضی ہوں۔

(ابو داؤد کتاب الخراج والفئ والامارۃ باب فی بیان مواضع قسم الخمس)

ایک حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی یہاں تک کہ حضور ﷺ کے قریب آ گئی تو حضورؐ نے اُس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے (لوگوں سے) پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے؟۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں۔ (ابوداؤد. کتاب الادب. باب فی برالوالدین)

ایک روایت بخاری کتاب الانبیاء سے لی گئی ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا کہ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پسلی کا سب سے زیادہ کج حصہ اس کا سب سے اعلیٰ حصہ ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے، اور اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھا ہی رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔ (بخاری. کتاب الانبیاء باب خلق ادم وذریتہ)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس قسم کی ایک روایت بائبل میں ملتی ہے جس میں آدم کی پسلی سے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ قرآن کریم ایسی کسی روایت کو بیان نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ نے اس روایت کی بھی گویا تشریح فرما دی۔ عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا سے مراد یہ ہے کہ عورت خدا کے فضل سے اپنے اندر ایک نزاکت کا حسن رکھتی ہے اور پسلی کا سب سے اعلیٰ حصہ وہ ہوتا ہے جو زیادہ مڑا ہوا ہوتا ہے۔ جو بظاہر عورت میں ایک کجی بھی ہوتی ہے، ایک نخرہ بھی ہوتا ہے مگر سب سے زیادہ خوبصورتی اس میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ اس قسم کے نخروں سے کام لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول نے فرمایا کہ اس کو سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ عورت کا سارا حسن جاتا رہے گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابن ماجہ کتاب النکاح میں بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔

ایک روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اُسے اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہوتی ہے۔ (مسلم، کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء)

پس مردوں کو خصوصیت سے یہ نصیحت ہے۔ بعض عورتوں پر بہت ظلم کرتے ہیں۔ بعض ان کو شکل کا طعنہ دیتے ہیں۔ ان کی بعض اداؤں کے طعنے دیتے ہیں۔ یہ نہایت ناجائز حرکت ہے اور ہرگز اللہ کو پسند نہیں۔ اس لئے ان میں جو اچھی باتیں دیکھیں اس کی تعریف کیا کریں اور بری بات سے پردہ پوشی کیا کریں۔

صحیح بخاری میں حضرت رسول کریم ﷺ کی یہ روایت درج ہے کہ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ قُرَیْشٍ اَحْنَاھُنَّ عَلَی الْوَلَدِ وَ اَرْعَاھُنَّ عَلَی الزَّوْجِ ۔ کہ قریش کی عورتیں کس قدر اچھی ہیں بچوں سے محبت رکھتی ہیں اور شوہروں کے مال و اسباب کی نگرانی کرتی ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح)

ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بیان ہوئی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی۔ اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اُس کا کہا مانا۔ ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔" (مسند امام احمد بن حنبل)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ "جس دروازے" کا محاورہ ہے مراد یہی ہے کہ اس نے ہر پہلو سے ایسی نیکیاں کی ہیں کہ جو اس کو جنت کا حقدار بناتی ہیں۔

ایک روایت بخاری کتاب النفقات سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عقبہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابو سفیان بخیل آدمی ہے اور وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سوائے اس کے کہ میں خود اس کی لاعلمی میں کچھ لے لوں۔ آپؐ نے فرمایا مناسب طور پر صرف اتنا لے لیا کرو جو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کی ضرورت کے لئے کافی ہو۔ (بخاری کتاب النفقات)

حضور نے فرمایا کہ پس اگر کچھ بخیل خاوندوں کی بیویاں موجود ہوں تو یاد رکھ لیں کہ اتنا ہی نکالا کریں جتنا ضرورت کے لئے مجبوری ہے۔

ایک روایت زینبؓ زوجہ عبداللہ سے ہے۔ وہ کہتی ہیں میں مسجد میں تھی، میں نے نبی کریم کو دیکھا آپؐ فرما رہے تھے کہ (اے عورتو!) صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیورات میں سے ہی کیوں نہ کچھ دینا پڑے اور زینبؓ (اپنے خاوند) عبداللہؓ اور اپنی گود میں (پلنے والے) یتیم بچوں پر خرچ کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے عبداللہؓ سے کہا کہ رسول اللہ سے پوچھو کہ تم پر اور ان یتیم بچوں پر جو میری گود میں ہیں خرچ کروں تو کیا میری طرف سے صدقہ ہو جائے گا۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم خود رسول اللہ سے پوچھو۔ چنانچہ میں رسول اللہ کی طرف روانہ ہوئی۔ میں نے انصار کی ایک اور عورت کو دروازے پر موجود پایا۔ اسے بھی میری طرح کا مسئلہ درپیش تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم نے کہا نبی کریمؐ سے پوچھو کہ اگر میں اپنے خاوند اور گود میں پلنے والے یتیم بچوں پر خرچ کروں تو مجھ سے صدقہ ہو جائے گا اور ہم نے کہا کہ ہمارے بارے میں نہ بتانا (کہ پوچھنے والی کون ہیں)۔ بلالؓ نے آپؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں۔ بلالؓ نے کہا: زینب۔ آپؐ نے فرمایا کونسی زینب؟۔ عرض کیا عبداللہؓ کی بیوی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ رشتہ داری کا اجر بھی اور صدقہ کا اجر بھی۔

(بخاری کتاب الزکاۃ)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بظاہر تو حضرت بلالؓ نے وعدہ کیا تھا کہ نہیں بتائیں گے مگر رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے بعد اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ نہ بتائیں چنانچہ انہوں نے ان کا یہ راز کھول دیا۔

حضرت اُمّ علاءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں بیمار تھی اور آنحضرت ﷺ عیادت کے لئے میرے ہاں تشریف لائے اور میری تسلی کے لئے فرمایا۔ اُمّ علاءؓ! بیماری کا ایک پہلو خوش کن بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے ایک مسلمان کی خطائیں اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز. باب عیادۃ النساء)

پس مرض کے وقت یہ دعا کرنی چاہئے کہ جو بھی ہم نے تکلیف اٹھائی ہے اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں ہمارے گناہ دھوئے۔

ایک روایت بخاری کتاب الجنائز میں درج ہے۔ حضرت اسامہؓ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ کی ایک صاحبزادی نے حضورؐ کو پیغام بھجوایا کہ میرا بیٹا مرنے کے قریب ہے۔ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ حضورؐ نے جواباً سلام بھجوایا اور فرمایا اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو کچھ اس نے عطا کیا۔ اور ہر ایک شخص کی ایک مقررہ میعاد اس کے ہاں مقرر ہے۔ پس چاہئے کہ تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔ اس نے دوبارہ پیغام بھجوایا۔ آپ کو قسم دیتے ہوئے کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں۔ آپ اٹھے اور آپؐ کے ساتھ سعدؓ بن عبادہ، معاذؓ بن جبل، ابیؓ بن کعب، زیدؓ بن ثابت اور کچھ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی چلے۔ حضورؐ کی خدمت میں بچہ پیش کیا گیا اور اس کے سانس اکھڑ رہے تھے۔ راوی کہتا ہے یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ ایک پانی کا مشکیزہ ہے۔ یعنی اس کی چھاتی سانس کی تکلیف سے پھولی ہوئی تھی۔ آنحضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اصل میں یہی وجہ تھی جو حضورؐ نے پہلے انکار کیا تھا کیونکہ آپ کو پتہ تھا کہ آپ یہ تکلیف دہ منظر برداشت نہیں کر سکیں گے۔

سعدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا؟ آپؐ نے فرمایا یہ محبت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے انہی پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں"۔

(بخاری کتاب الجنائز)

ایک اور روایت بخاری کتاب الجنائز میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ہم عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے سے روکتے۔ لیکن اس بارہ میں سختی نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری کتاب الجنائز باب اتباع النساء الجنائز)۔ حضور نے فرمایا کہ جنازے کے ساتھ جانے سے روکنے کی جو وجہ تھی یہ تھی کہ بعض دفعہ عورتیں نوحہ وغیرہ کیا کرتی تھیں۔ لیکن اگر عورت جائے اور اصرار کرے کہ میں نے جانا ہے تو رسول اللہ ﷺ اسے سختی سے نہیں روکا کرتے تھے۔

حضرت اُمّ سلیمؓ آنحضرت ﷺ سے حد درجہ محبت کرتی تھیں، آپ اکثر ان کے مکان پر تشریف لے جاتے اور دوپہر کو آرام فرماتے تھے۔ جب بستر سے اٹھتے تو وہ آپ کے پسینے اور ٹوٹے ہوئے بالوں کو ایک شیشی میں جمع کرتی تھیں۔ (صحیح بخاری الجزء الثانی)

حضرت امّ سلیمؓ نہایت صابر اور مستقل مزاج تھیں، ابو عمیر ان کا بہت لاڈلا اور پیارا بیٹا تھا لیکن جب اس نے انتقال کیا تو نہایت صبر سے کام لیا اور گھر والوں کو منع کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس واقعہ کی خبر نہ کریں۔ رات کو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو ان کو کھانا کھلایا اور نہایت اطمینان سے بستر پر لیٹے، کچھ رات گذرنے پر ام سلیمؓ نے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، لیکن عجیب انداز سے۔ بولیں اگر تمہیں کوئی شخص عاریۃً ایک چیز دے اور پھر اس کو واپس لینا چاہے تو کیا تم اس کے دینے سے انکار کروگے؟ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کبھی بھی نہیں، تو پھر فرمایا اب تم کو اپنے بیٹے کی طرف سے صبر کرنا چاہیئے۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر خفا ہوگئے کہ پہلے کیوں نہ بتلایا۔ صبح اٹھ کر آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا، خدا نے اس رات تم دونوں کو بہت برکت دی ہے۔ (صحیح بخاری الجزء الثانی) ۔ یعنی خدا نے پہلے ہی حضور کو اس کی اطلاع کر دی تھی کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ نے جب وفات پائی۔ آنحضرت ﷺ غزوہ کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے لیکن جب واپس آئے اور اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا "عثمان ابنؓ مظعون پہلے جاچکے اب تم بھی ان کے پاس چلی جاؤ۔" اس فقرہ نے عورتوں میں کہرام برپا کر دیا۔ حضرت عمرؓ اٹھے تا کہ ان پر سختی کر کے ان کو بند کریں۔ آپؐ نے ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا "رونے میں کچھ حرج نہیں لیکن نوحہ وبین شیطانی حرکت ہے اس سے قطعاً بچنا چاہیئے"۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہوئیں۔ وہ قبر کے پاس بیٹھ کر روتی جاتی تھیں اور آنحضرت ﷺ کپڑے سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد. المجلد الثانی . ذکر حضرت رقیة .مطبع دار صادر بیروت)

ایک روایت مسلم کتاب الجنائز میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد کی صفائی اور اس کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے کئی دن تک اس کو نہ دیکھا تو آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کی تو وفات ہوگئی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھے کیوں نہ اس کی اطلاع دی؟ دراصل صحابہؓ نے اس کو معمولی انسان سمجھ کر یہ خیال کیا تھا کہ اس کے متعلق حضور کو کیا تکلیف دینی ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ لوگوں نے بتایا کہ قبر کہاں ہے تو آپؐ نے وہاں جاکر اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا۔ یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ میری نماز اور دعا کی وجہ سے ان کو منور اور روشن فرما دیتا ہے۔

(صحیح مسلم . کتاب الجنائز . باب الصلوٰة علی القبر)

تو یہ بھی حضور اکرم ﷺ کی فصاحت و بلاغت ہے جو ہمیشہ ہی نشان دکھلاتی تھی۔ وہ سیاہ رنگ کی عورت تھی تو فرمایا کہ اس کی سیاہی کا سوال نہیں ساری قبریں ہی تاریکی سے بھری ہوتی ہیں مگر میری دعا سے منور ہو جاتی ہیں۔

بخاری کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور حضرت عائشہؓ سے کہا کہ اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ سے عذاب قبر کی بابت دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں، عذابِ قبر سچ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی بھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر آپ اس میں عذاب قبر سے بخشش طلب کیا کرتے تھے۔ (بخاری ، کتاب الجنائز. باب ما جاء فی عذاب القبر)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرتؐ کی ہر نماز کے وقت یہ دعا سنی ہو مگر جب بھی سنی یہ سنا کہ آپؐ عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

ایک روایت بخاری ہی میں حضرت زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نبی کریمؐ کی بیوی امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئی۔ وہ فرمانے لگیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مومن عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی (عزیز) کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے کہ جس کے لئے وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔ یعنی عدت مقرر ہے۔ (سوگ نہ کرنے سے مراد ہے زیبائش اور بناؤ سنگار سے پرہیز رکھے)۔ کہتی ہیں پھر میں زینبؓ بنت جحش کے پاس آئی جب ان کا بھائی فوت ہوا۔ انہوں نے (تیسرے دن کے بعد) کچھ خوشبو منگوا کر لگائی۔ پھر فرمایا کہ مجھے اس خوشبو وغیرہ کی کوئی حاجت یا ضرورت تو نہیں مگر میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے۔ جس پر وہ چار ماہ دس دن کی جو عدت مقرر ہے وہ تو قرآن کریم کا حکم ہے۔ (بخاری کتاب الجنائز . باب احد اد المرأة علی غیر زوجها)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ (آخری دفعہ) بیمار ہوئے تو آپ کی کسی بیوی نے ایک گرجا کا ذکر کیا جو انہوں نے سر زمین حبشہ میں دیکھا تھا اور جس کا نام ماریہ تھا۔

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملک حبشہ میں رہ چکی تھیں۔ ان دونوں نے اس گرجے کی خوبصورتی اور اس کی تصاویر وغیرہ کا ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں سے کوئی نیک آدمی مر جاتا تھا تو اس کی قبر پر عبادت گاہ تعمیر کر لیا کرتے تھے۔ پھر اس میں اس طرح کی تصویریں بنا ڈالتے تھے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز . باب بناء المسجد علی القبر)

ایک لمبی روایت ہے بخاری کتاب الجنائز میں خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت اُمّ عَلاء جس نے نبی کریمؐ کی بیعت کی تھی اس نے مجھے بتایا کہ مہاجرین قرعہ کے ذریعہ تقسیم کیے گئے اور عثمان بن مظعونؓ ہمارے حصہ میں آئے۔ ہم انہیں اپنے گھر لے آئے۔ ان کو ایسی بیماری پیش آگئی جس میں ان کی وفات ہوئی۔ وفات کے بعد ان کو غسل دے کر کفن دیا گیا تو رسول اللہ تشریف لائے۔ میں نے کہا: ابو سائب (یہ عثمان بن مظعون کی نعش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا) اللہ کی رحمتیں تجھ پر ہوں میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا نے تجھے عزت دی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا تجھے کیسے پتہ کہ اللہ نے اسے عزت دی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! (اسے بھی نہیں یعنی جب آپؐ تشریف لائے ہیں اسے بھی عزت نہیں ملی) تو پھر کسے اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا بس اس کو جب موت آگئی تو میں اس کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور خدا کی قسم! میں اللہ کا رسول ہو کر بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ اُمّ عَلاء کہتی ہیں خدا کی قسم اس کے بعد سے میں کسی کو (حتمی طور پر) پاکباز قرار نہیں دیتی۔

(بخاری ، کتاب الجنائز . با ب الدخول علی میت بعد الموت)

حضرت سمیہؓ کا اسلام قبول کرنے والوں میں ساتواں نمبر تھا۔ حضرت سمیہؓ کو بھی خاندانِ مغیرہ نے شرک پر بہت مجبور کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے عقیدہ پر نہایت شدت سے قائم رہیں۔ مشرکین ان کو مکہ کی جلتی تپتی ریت پر لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کرتے تھے، آنحضرت ﷺ ادھر سے گذرتے تو یہ حالت دیکھ کر فرماتے: اے آل یاسر! صبر کرو اس کے عوض تمہارے لئے جنت ہے۔ دن بھر اس مصیبت میں رہ کر شام کو نجات ملتی تھی۔ ایک مرتبہ شب کو گھر آئیں تو ابو جہل نے ان کو گالیاں دینی شروع کیں اور پھر اس کا غصہ اس قدر تیز ہوا کہ اٹھ کر ایسا نیزا مارا کہ آپ شہید ہوگئیں۔ ان کے بیٹے حضرت عمارؓ نے آنحضرت ﷺ سے آکر کہا کہ اب تو حد ہو گئی۔ آنحضور ﷺ نے صبر کی تاکید فرمائی، اور کہا "خداوندا! آل یاسرؓ کو جہنم سے بچا"۔ یعنی اس دنیا میں جو دنیا کی جہنم گرمی کی تھی وہ تو انہوں نے دیکھ لی۔ تو آخرت کی جہنم سے بچا۔ غزوہ بدر میں جب ابو جہل مارا گیا تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "دیکھو تمہاری ماں کے قاتل کا خدا نے فیصلہ کر دیا"۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد. المجلد الثامن. ذکر حضرت سمیةؓ)

ایک روایت ابوداؤد کتاب الصلوٰة باب قیام اللیل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اُٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ اگر اس نے اٹھنے میں پس وپیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اُٹھ کھڑا ہو۔ (ابو داؤد. کتاب الصلوٰة، باب قیام اللیل)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی بہترین مساجد اُن کے گھروں کے اندر ہیں۔ (مسند احمد باقی المسند الانصار)

ایک روایت بخاری کتاب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور پوچھا یہ کون عورت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ فلاں ہے۔ جو اس قدر عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتی ہے کہ سوتی بھی نہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ چھوڑو۔ تم پر اسی قدر عبادت واجب ہے جتنی تم میں طاقت ہے۔ خدا کی قسم! تم تھک اور اکتا جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس پر میانہ روی کے ساتھ مداومت اختیار کی جائے۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان . باب احب الدین الی اللہ ادومه)

حمیضہ بنت یاسرؒ اپنی دادی یسیرہؓ سے روایت کرتی ہیں جو مسلمان مہاجر خواتین میں سے تھیں۔ یُسیرہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ اے مومن عورتو! تم لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ (کثرت سے) پڑھا کرو۔ اور سُبْحَانَ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ بھی بہت پڑھا کرو اور غفلت نہ کیا کرو۔ اور غفلت کرتے ہوئے کہیں رحمت اور محبت کو نہ بھول جانا (اور تسبیح کرتے ہوئے) انگلیوں کے پوروں پر گنتی کر لیا کرو کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور یہ گواہی دیں گے۔ (مسند امام احمد بن حنبل باقی مسند الانصار)

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ہمیں ارشاد ہوتا تھا کہ ہم دونوں عیدوں کے موقع پر حائضہ عورتوں اور پردے والی عورتوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں۔ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعا میں شریک ہوں اور حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہو"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ اتنا غربت کا وقت تھا کہ بعض عورتوں کے پاس اوڑھنی تک نہ تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ چاہئے کہ اس کی ساتھی اپنی اوڑھنی اسے بھی اوڑھا دے۔ (بخاری، کتاب الصلاة)

ایک روایت بخاری میں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ مسلمان مومن عورتیں آپ کے ساتھ اوڑھنی لئے ہوئے نمازِ فجر میں شریک ہوتی تھیں۔ پھر وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹتی تھیں تو کوئی انہیں پہچان نہ سکتا تھا۔ (بخاری کتاب الصلاة)

ایک روایت بخاری کتاب الصلاة سے لی گئی ہے جو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز نہ بنوادوں جس پر آپ تشریف فرما ہوا کریں۔ میرا ایک غلام بڑھئی کا کام کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر آپ کی مرضی ہے۔ چنانچہ اس خاتون نے وہ منبر بنایا جس پر حضور اکرمؐ آخر دم تک کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

ایک روایت بخاری کتاب العلم سے حضرت ام سلمہؓ کی مروی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے اور فرمانے لگے: سبحان اللہ! اللہ پاک ہے۔ اللہ نے آج رات کتنے فتنوں کے بارہ میں علم عطا فرمایا اور کتنے ہی خزانے مجھ پر کھولے گئے ہیں۔ حجروں (میں سونے) والیوں کو جگاؤ کیونکہ کتنی ہی عورتیں ہیں کہ اس دنیا میں تو لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں مگر آخرت میں (لباس) سے عاری ہوں گی۔ (بخاری کتاب العلم)

ایک روایت بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مروی ہے کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی جس نے اپنی دو بچیاں اٹھا رکھی تھیں۔ مَیں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اُس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دیدی اور ایک کھجور کھانے کے لئے اپنے منہ میں ڈالنے لگی لیکن یہ کھجور بھی اس کی بیٹیوں نے اس سے مانگ لی اس پر اس نے اس کھجور کے جسے وہ کھانا چاہتی تھی دو حصے کئے اور ان دونوں بیٹیوں کو دے دیئے۔ مجھے اس کی یہ ادا بہت پسند آئی اور مَیں نے اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب کردی۔ یا یہ فرمایا کہ اس شفقت کی وجہ سے اُسے آگ کے عذاب سے آزاد کر دیا گیا۔ (بخاری کتاب الزکوۃ باب فضل صدقة الشحيح الصحيح)

ایک روایت بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت امّ عطیہؓ سے درج ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ سے محبت کرتی تھیں، اور آپؐ بھی ان سے محبت کرتے تھے، ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ان کے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی تو انہوں نے اس کا گوشت حضرت عائشہؓ کے پاس روانہ کیا، آپؐ گھر میں تشریف لائے تو کھانے کے لئے مانگا۔ بولیں اور تو کچھ نہیں ہے جو بکری آپ نے امّ عطیہؓ کے پاس بھیجی تھی اس کا گوشت رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا لاؤ، کیونکہ وہ مستحق کے پاس پہنچ چکی ہے۔ (بخاری کتاب الزکوة باب قدر کم یعطی من الزكاة والصدقة ومن أعطى شاةً)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر کسی کو صدقہ دیا جائے اور وہ اس میں سے کوئی تحفہ صدقہ دینے والے یا اس کے اہل و عیال میں سے کسی کو بھجوا دے تو صدقہ سمجھ کر اس کو کھانے سے پرہیز نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ جس کو مل گیا اس کو مل گیا۔ اس کے بعد اس کا حق ہے کہ اس میں سے کچھ تحفہ کسی اور کو دے دے۔

ایک اور روایت حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کروائی (اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا اور کچھ گھر میں بھی کھانے کے لئے رکھ لیا) اس پر آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بچ گیا۔ عائشہ نے جواب دیا دستی بچی ہے۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا سارا بچ گیا ہے سوائے اس دستی کے۔ (ترمذی ابواب صفة القيامة) ۔ جو صدقہ میں چلا گیا وہی بچا ہے جو قیامت کے دن کام آئے گا۔ صرف یہ ایک دستی رہ گئی ہے جو نہیں بچی۔

بخاری کتاب الادب میں حضرت ابوذرؓ سے یہ روایت درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اگر بکری کا ایک پایہ بھی بھیج سکتی ہو تو اسے بھیجنا چاہیئے۔ (بخاری کتاب الادب)

ایک اور روایت بخاری کتاب الادب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مَیں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے دو پڑوسی ہیں، مَیں کسے تحفہ بھجواؤں۔ آپؐ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب)

اسی طرح ایک روایت بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی کسی بیوی نے آپؐ سے پوچھا کہ ہم میں سے کون سب سے پہلے آپؐ سے آن ملے گی۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی مجھے ملے گی۔ چنانچہ انہوں نے ایک کانا لیا اور اور اپنے ہاتھ ماپنے لگیں۔ حضرت سودہؓ کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے۔ بعد میں پتہ چلا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد صدقہ دینا تھا اور ہم میں سے سب سے پہلے حضور کو ملنے والی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو امّ المساکین کہلاتی تھیں۔ ان کو صدقہ دینے کا بہت شوق تھا۔ (بخاری. کتاب الزکوۃ)

ایک اور روایت بخاری کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ کلام کرتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ اب اگر مَیں اُس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے اجر ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ (بخاری. کتاب الجنائز)

ایک روایت ابوداؤد میں حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئی۔ اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے اس عورت سے پوچھا کیا انکی زکوٰۃ بھی دیتی ہو۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں، یا حضرت! آپؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لیے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کے لیے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الزکوۃ۔ باب الکنز ماھو وزکوة الحلی)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت پہلے بھی بیان ہو چکی ہے اور جب بھی میں بیان کرتا ہوں عموماً عورتیں اپنے کنگن زیور وغیرہ پیش کر دیا کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کو جاری رکھتے ہوئے۔ تو اس کو بیان کرتے ہوئے اب میرے دل میں کچھ تردّد تھا کہ کچھ عورتیں اپنے پاس بھی رکھیں۔ بارہا پیش کر چکی ہیں، اتنے کہ بہت سی مساجد گواہ ہیں کہ خالصتاً عورتوں کے زیور اور کنگنوں سے بنائی گئی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے زمانے کی خواتین کی سنت کو اس دور میں بھی زندہ رکھا ہوا ہے۔

ایک روایت بخاری کتاب العلم میں ہے۔ حضرت عطاء (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نکلے اور آپؐ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ کو خیال ہوا کہ آپؐ کی آواز شاید عورتوں تک سنائی نہیں دی۔ (چنانچہ آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے)۔ آپؐ نے اُن کو نصیحت فرمائی اور صدقہ کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں اتار اتار کر صدقہ کرنے لگیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کپڑے کے ایک دامن میں اسے اکٹھا کرتے جارہے تھے۔ (بخاری، کتاب العلم)

ایک روایت بخاری کتاب الحج میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی کریم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری ماں نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی مگر وہ حج نہ کر سکی اور اس کی وفات ہو گئی۔ کیا اب میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر لو۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری ماں پر کوئی قرض ہوتا تو تم ادا کرتیں (یا نہیں) اللہ کے حق بھی پورے کرو اللہ وفاء کا زیادہ حقدار ہے۔ (بخاری کتاب الحج)

حضرت قَیلہ اُمِّ بنی انمارؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک عمرہ کے موقع پر مَروَہ کے مقام میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں ایک تاجر عورت ہوں۔ میرا خریدنے کا طریقہ یہ ہے کہ چیز کی پہلے بہت کم قیمت بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ قیمت زیادہ کرتی جاتی ہوں اور جس قیمت پر خریدنی مقصود ہو اس پر مال خرید لیتی ہوں۔ اسی طرح جو چیز فروخت کرنی ہوتی ہے پہلے اس کے دام بہت زیادہ بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ دام کم کرتی جاتی ہوں اور پھر جس قیمت پر مال فروخت کرنا مقصود ہو اس پر مال فروخت کر دیتی ہوں۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے قیلہ! اس طرح نہ کیا کرو بلکہ قیمت مقرر ہونی چاہیے۔ جس قیمت پر خریدنا ہو وہ صحیح قیمت بتادو۔ اگر اس نے اس قیمت پر دینا ہو تو دیوے اور نہ دینا ہو تو نہ دے۔ اسی طرح فروخت کرتے وقت اصل قیمت بتاؤ اگر کسی نے لینی ہو تو لے ورنہ اسکی مرضی۔

(ابن ماجه ابواب التجارات باب السّوم)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب آج کی دنیا میں یہ رواج ہے کہ قیمتیں مقرر اور Fix ہوتی ہیں یا اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آنحضرتؐ نے یہ سنت جاری فرمائی ہو۔ ویسے عورتوں کی عموماً جیسے اُس زمانہ میں عادت تھی اب بھی یہی عادت ہے کہ سودے اسی طرح کیا کرتی ہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ اٹلی میں ایک سٹور پر میں اور آصفہ مرحومہ گئے۔ مجھے دوکاندار نے جو قیمت بتائی وہ تھوڑی تھی اور آصفہ کو جو قیمت بتائی وہ بہت زیادہ تھی۔ تو بیچاری نے اسی قیمت پر چیز خرید لی۔ اس پر میں نے دوکاندار سے کہا یہ تم نے کیا تماشا کیا ہے۔ مجھے اور قیمت بتائی تھی اور میری بیوی کو اور بتائی۔ اس نے کہا بات دراصل یہ ہے کہ عورتیں عموماً سودا کرتی ہیں اس لئے میں نے زیادہ بتادی تھی۔ پھر اس نے وہ زائد پیسے واپس کر دے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت ابوداؤد کتاب الجنائز میں ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے میں نے کہا مجھے قرآن کریم کی ایک سخت ترین آیت کا علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ وہ کون سی ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان مَن يَعمَل سُوءً يُجْزَ بِهِ ہے کہ جو کوئی برائی کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مسلمان کو کوئی تکلیف یا مصیبت خواہ کانٹا لگنے سے ہی کیوں نہ ہو وہ برے عمل کی مکافات ہوتی ہے اور جس کا حساب لیا گیا وہ تو عذاب میں مبتلا ہوا۔ یعنی ان سب تکلیفوں کے باوجود بھی اگر کسی کا حساب لیا گیا تو پھر وہ عذاب میں مبتلا

درخواست دعا: خاکسار کے داماد سید سرفراز حسین صاحب کاچی گوڑا حیدرآباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ اُنکا ایکسپورٹ کا کاروبار بند ہے۔ کاروبار کے جاری ہونے اور اُس میں ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر 50 روپے) (محمد ابراہیم خان قادیان)

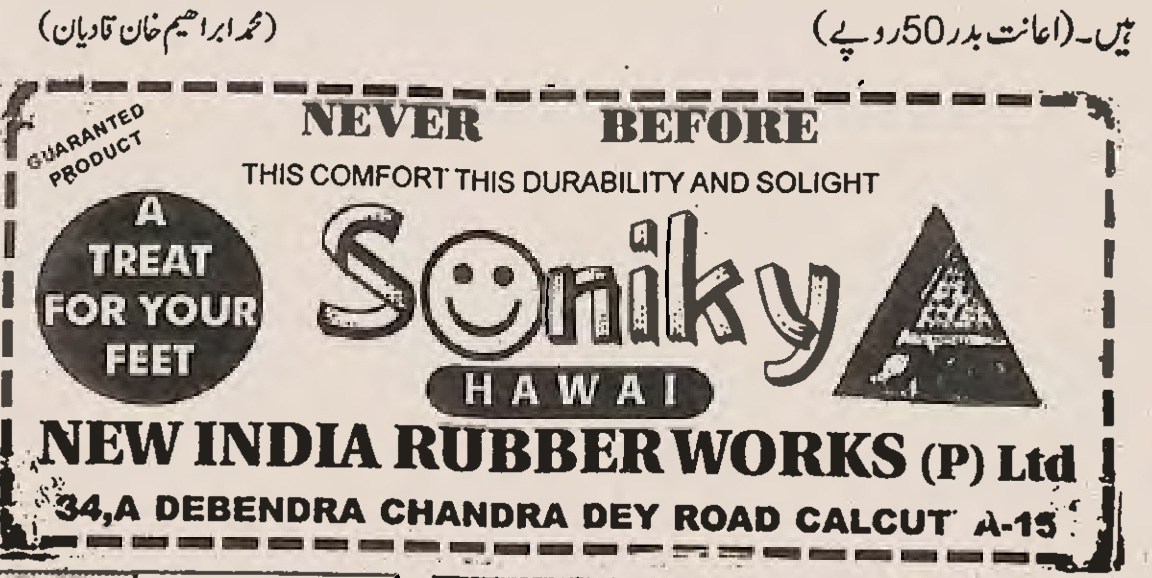

ہوا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا تو فرمان ہے فَسَوفَ یُحَاسَبُ حِسَاباً یَّسِیراً کہ تم سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! یہ تو صرف خدا کے سامنے حساب کا پیش ہونا ہے۔ ورنہ جس کا باضابطہ حساب لیا گیا وہ تو مارا گیا۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادة النساء)۔ یعنی آسان حساب سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ حساب لیا ہی نہ جائے۔

ایک روایت حضرت ام ورقہ بنتؓ عبداللہ نے آنحضرت ﷺ سے غزوہ بدر میں شرکت کی اجازت مانگی کہ مریضوں کی تیمارداری کرونگی، ممکن ہے کہ اس سلسلہ میں شہادت نصیب ہو، آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”تم گھر میں رہو خدا تم کو وہیں شہادت عطا فرمائے گا۔“ آپ چونکہ قرآن پڑھی ہوئی تھیں، اور آنحضرت ﷺ نے ان کو عورتوں کا امام بنایا ہوا تھا اس لئے درخواست کی کہ ایک مؤذن بھی مقرر فرمایئے، چنانچہ مؤذن اذان دیتا اور عورتوں کی امامت آپ کردیا کرتی تھیں، راتوں کو قرآن پڑھا کرتیں۔ انہوں نے ایک لونڈی اور ایک غلام کو مدبّر بنایا یعنی اس شرط پر آزادی کا وعدہ کیا تھا کہ میرے بعد تم آزاد ہو، ان بدبختوں نے اس وعدہ سے (ناجائز) فائدہ اٹھانا چاہا۔ اور رات کو ایک چادر ڈال کر آپ کا گلا گھونٹ دیا۔ صبح کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ آج خالہ کے پڑھنے کی آواز نہیں آئی۔ معلوم نہیں کیسی ہیں؟ مکان میں گئے تو دیکھا کہ ایک چادر میں لپٹی پڑی ہوئی ہیں نہایت افسوس ہوا۔ اور فرمایا خدا اور رسول نے سچ کہا تھا، آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ”شہیدہ کے گھر چلو“۔

(الأصابة فى تمييز الصحابة لابن حجر العسقلانى. تذكرة امّ ورق)

’سچ کہا تھا‘۔ آنحضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ’شہیدہ کے گھر چلو‘۔ چنانچہ آپ ان کی زندگی میں ہی ان کو شہیدہ کہا کرتے تھے۔

ایک روایت حضرت انسؓ بن مالک کی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت اُمّ حرام بنت ملحانؓ کے گھر جایا کرتے تھے۔ یہ حضرت عبادہ ابن صامتؓ کی بیوی تھیں۔ ایک دن جب آپؐ وہاں تشریف لے گئے تو حضرت اُمِّ حرامؓ نے کھانا پیش کیا۔ اس کے بعد آرام سے لیٹ گئے اور حضورؐ کی آنکھ لگ گئی۔ اُمّ حرامؓ حضورؐ کا سر سہلانے لگیں۔ کچھ دیر کے بعد حضورؐ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت اُمّ حرام نے پوچھا۔ حضورؐ کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب میں اپنی اُمت کے کچھ لوگ دیکھے ہیں جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلے ہیں اور بحری جہازوں میں سوار تختوں پہ بیٹھے یوں لگتے ہیں جیسے بادشاہ۔ حضرت اُمّ حرامؓ نے عرض کیا حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اس گروہ میں شامل کرلے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور پھر آپؐ سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو اُمّ حرامؓ نے پوچھا۔ حضورؐ اب کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اب پھر میں نے اُمت کے کچھ مجاہد دیکھے ہیں جو بحری مُہم کے لیے جارہے ہیں۔ حضرت اُمّ حرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان غازیوں میں بھی مجھے شامل کرے حضورؐ نے فرمایا نہیں تم پہلے گروپ میں شامل ہوگی“۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب دیکھیں کس طرح آنحضور ﷺ کے وصال کے بھی بہت بعد امیر معاویہ کے زمانہ میں یہ خواب حرف بحرف پوری ہوئی۔ حضرت اُمّ حرامؓ (قبرص کی بحری مہم میں شامل تھیں لیکن) جب جہاز سے اتر کر جزیرہ میں داخل ہوئیں اور سواری پر سوار ہونے لگیں تو گر گئیں اور اسی چوٹ سے شہید ہوگئیں۔

(بخاری کتاب التعبير. باب الرؤيا بالنهار)

ایک روایت ابوداؤد میں حضرت ابی اُسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو مسجد سے باہر جس وقت عورتیں گلی میں مردوں کے ساتھ مل کر بھیڑ کی شکل میں چل رہی تھیں۔ یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خواتین راستہ کے ایک طرف ہوکر یعنی فٹ پاتھ پر چلیں۔ یہ مناسب نہیں کہ وہ راستہ کی روک بن جائیں۔ ابو اُسید بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد عورتیں سڑک کے ایک طرف ہوکر دیوار کے ساتھ ساتھ ہوکر چلا کرتیں۔ بعض اوقات تو وہ اس قدر دیوار کے ساتھ لگ کر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیوار کے ساتھ اٹک اٹک جاتے۔ (ابوداؤد. کتاب الادب. باب فی مشی النساء فی الطریق)

حضرت امام ابو حنیفہؒ عطاء سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے بہت سے صحابہؓ سے یہ واقعہ سنا کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس کو ایک بکری کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ وہ بکری موٹی تازی ہوگئی۔ ایک دن چرواہن بعض اور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ ایک بھیڑیے نے آکر اس بکری کو چیر پھاڑ دیا۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس بکری کو نہ پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ چرواہن نے سارا واقعہ بتادیا جس پر انہوں نے چرواہن کو ایک تھپڑ مارا۔ بعد میں اپنے فعل پر شرمندہ ہوئے اور اس واقعہ کا ذکر حضور ﷺ سے کیا۔ حضورؐ نے اس بات کو بڑی اہمیت دی اور فرمایا کہ تم نے ایک مومنہ کے منہ پر تھپڑ مارا؟ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا۔ حضور وہ تو حبشن ہے اور جاہل سی عورت ہے اسے دین وغیرہ کا کچھ علم نہیں۔ حضورؐ نے اس چرواہن کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا۔ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا۔ آسمان پر۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا۔ میں کون ہوں؟ اس نے جواباً کہا اللہ کے رسول۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ یہ مومنہ ہے اسے آزاد کردو۔ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے اسے آزاد کردیا۔ (مسند امام احمد بن حنبل. الایمان والاسلام)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب آخر پر ایک ہلکی پھلکی روایت بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابوداؤد میں مروی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھیں۔ حضورؐ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوڑ میں مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہؓ آگے بڑھ گئیں۔ لیکن ایک اور موقع پر جب کہ وہ کچھ موٹی ہوگئیں تھیں، پھر دوڑ میں مقابلہ ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں اسمیں آنحضرت ﷺ آگے بڑھ گئے اور حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! اس مقابلے کا بدلہ اتر گیا۔

(سنن ابوداؤد. كتاب الجهاد)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے گھڑی دیکھی ہے۔ میرے خیال میں اب وقت ہو رہا ہے۔ کچھ ایسی نصیحتیں بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے عورتوں کو مخاطب کرکے فرمائی ہیں۔ ان کا انشاء اللہ بعد میں جرمنی کے جلسہ میں یا کسی موقعہ پر ذکر کردیا جائے گا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے پرسوز دعا کروائی اور یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

بقیہ: پیغامات از صفحہ نمبر ۱۶

پیغام جناب آگے ٹوان (Age Toan)
ممبر پارلیمنٹ حکومت ناروے
و سیکرٹری لیبر پارٹی ناروے

پیارے حضرت مرزا طاہر احمد، سربراہ عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ۔

حضور اقدس! مجھے جماعت احمدیہ مسلمہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ر جولائی کو انگلستان میں منعقد ہو رہا ہے۔

اس عظیم اجتماع کے موقع پر میں دلی مسرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کا یہ بین الاقوامی جلسہ کامیاب و پر مسرت ثابت ہوگا۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ کی طرف سے ہمیں ملنے والی عزت و تکریم اس بات کا ہمیں ثبوت دیتی ہے کہ ہر جگہ جماعت احمدیہ بلا امتیاز مذہب و ملت اور عقیدہ انسانیت سے محبت کرتی ہے۔

انسانیت کی بھلائی کی مساعی میں میری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

بہترین خواہشات کے ساتھ

Age Tovan

☆......☆......☆

پیغام عزت مآب Kjell Engebrestsen
ممبر پارلیمنٹ ناروے

بحضور حضرت مرزا طاہر احمد سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر مسلمہ۔

حضور اقدس! مجھے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے بارہ میں معلوم ہوا ہے جو کہ ۲۸ر تا ۳۰ر جولائی کو انگلستان میں منعقد ہو رہا ہے۔

اس عظیم جلسہ کے موقع پر میں دلی مسرت کے ساتھ جماعت کے تمام افراد کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ یہ تقریب نئے ہزارویں سال میں منعقد کر رہی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کا یہ جلسہ کامیاب اور پر مسرت ثابت ہوگا۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ کی طرف سے ملنے والی عزت و تکریم ہمیں اس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ ہم خواہ جو بھی مذہبی عقائد رکھیں اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں ایک اچھے خاندان کے افراد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر آپ کی مزید سعی کے لئے میں نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ بہترین خواہشات کے ساتھ۔

Kjell Engebretsen

ممبر آف پارلیمنٹ۔ ناروے

☆......☆......☆

پیغام
نمائندہ خصوصی، صدر مملکت گنی بساؤ
ابراہیم سوری جالو، وزیر مذہبی امور اور معاشیات، ری پبلک آف گنی بساؤ۔

انہوں نے کہا: آج میں جماعت احمدیہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر صدر مملکت کی نمائندگی میں شرکت کرتے ہوئے بہت خوشی اور فخر محسوس کرتا ہوں۔ سب سے پہلے سب جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں صدر مملکت گنی بساؤ کا محبت بھرا اسلام پیش کرتا ہوں۔ ہمارے یہاں حاضر ہونے کی خاص وجہ جماعت احمدیہ کی ہمارے ملک میں شاندار خدمات ہیں جو وہ گنی بساؤ میں بجالا رہے ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ گنی بساؤ میں بھی آپ کے مخالفین حسد کی وجہ سے مخالفت کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت گنی بساؤ کے نزدیک جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے جو کہ ملک کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ آخر میں تمام احباب کی خدمت میں اس جلسہ کے شاندار اور بابرکت انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

تقریر برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء مورخہ ۱۵ ؍نومبر

سیرت صحابہ - رضی اللہ عنھم

۱-حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ ۲-حضرت مُصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔

محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ۔ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ (توبہ)

اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کامل اطاعت دکھاتے ہوئے اُنکے پیچھے چلے اللہ اُن سے راضی ہوگیا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔

سامعین کرام خاکسار اس وقت سیرت صحابہ کے عنوان پر کچھ عرض کرنے کیلئے کھڑا ہوا ہے۔ خاکسار آج کی اس نشست میں حضرت بلالؓ۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنھم کی سیرت طیبہ کے چند پہلوؤں پر کچھ روشنی ڈالے گا۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ

رسول کریم ﷺ کے دعویٰ کے پہلے مخاطب عرب تھے اور ابتداء میں آپ پر ایمان لانے والوں میں کچھ عورتیں کچھ بچے اور کچھ مرد تھے۔ اُن مردوں میں سے کچھ غلام تھے جنکی کوئی پوزیشن اور حیثیت نہیں تھی، اُنکا کوئی گھر نہیں تھا کوئی شہری حقوق اُنہیں حاصل نہیں تھے، آقا انکو مار ڈالتے تو اُنکو کوئی پوچھنے والا نہیں تھا کیونکہ وہ اپنے آقاؤں کی ملکیت سمجھے جاتے تھے۔ اس وقت کوئی قانون نہیں تھا جو اُن کی حفاظت کر سکتا۔ جب بعض غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو تپتی ریت پر انہیں لٹا دیا جاتا پتھروں پر گھسیٹا جاتا یہاں تک کہ اُن کے جسم چھل جاتے اور وہ شدید زخمی ہو جاتے اور جب کچھ عرصہ کے بعد اُن کے زخم مندمل ہو جاتے تو پھر دوبارہ اُن کو پتھروں پر گھسیٹتے اور یہ سلوک اُن سے متواتر جاری رکھا جاتا یہاں تک کہ اُن میں سے بعض کی کھال بھینسے کی کھال کی مانند ہوگئی۔

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ جو اُمیہ بن خلف کے غلام تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور بتوں کی عبادت کو ترک کر کے خدائے واحد کی عبادت کا اقرار کیا تو اُمیہ اُنکو عین دوپہر کے وقت جبکہ اُوپر سے آگ برستی تھی اور مکہ کا پتھریلا میدان بھٹی کی طرح تپتا تھا، باہر لے جاتا تھا اور ننگا کر کے زمین پر لٹا دیتا تھا اور بڑے بڑے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھ کر کہتا تھا کہ لات اور عزیٰ کی پرستش کرو اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ورنہ اسی طرح عذاب دے دے کر ماروں گا۔ حضرت بلالؓ زیادہ عربی نہ جانتے تھے۔ اُن کے ظلم کے جواب میں وہ صرف اَحَد، اَحَد کہتے یعنی اللہ ایک ہے۔ اللہ ایک ہے امیہ یہ جواب سُن کر اور تیز ہو جاتا اور اُن کے گلے میں رسی ڈال کر انہیں شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا اور وہ اُنکو مکہ کی پتھریلی گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے جس سے اُن کا بدن خون سے تربتر ہو جاتا۔ مگر اُن کی زبان سے سوائے اَحَد، اَحَد کے کوئی اور لفظ نہ نکلتا۔

ایک روایت میں ہے کہ اُمیہ بن خلف حضرت بلال کو پیٹھ کے بل لٹا کر جوتیوں سمیت آپکے سینہ پر کودتا اور کبھی انکے سینہ پر بڑا سا گرم پتھر رکھ کر چڑھ جاتا اور کودتا اور کہتا۔ کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے ہیں۔ (نعوذ باللہ) اور لات اور منات اور عزیٰ خدا کے شریک ہیں زبان اُنکی لٹک جاتی تھی اور گلا خشک ہو جاتا تھا مگر وہ یہی کہتے جاتے تھے اسھد ان لا الہ الا اللہ اور جب بالکل ہی بے دم ہو جاتے تو اَحَد۔ اَحَد فرماتے یعنی خدا ایک ہی ہے۔ ایک ہی ہے۔ حضرت بلالؓ چونکہ غیر عرب تھے اس لئے اَشھد کی بجائے ہمیشہ اَسھد کہا کرتے تھے۔ یعنی 'ش' کا صحیح تلفظ ادا نہ کر سکتے تھے۔

جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مؤذن مقرر فرمایا آپ اذان دیتے تو اَشھد کی جگہ اسھد کہتے اس پر مدینہ کے بعض نوجوان ہنس پڑتے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت بلال کے اسھد پر نوجوانوں کو ہنستے دیکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم کہ بلال کے اسھد کی کیا شان ہے۔ جب بلال اسھد کہتے ہیں تو عرش پر خدا تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔

ایک دن جب تپتی ریت پر بلال کو لٹا کر اُن پر تشدد ڈھایا جا رہا تھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا۔

یہ منظر دیکھ کر آپ کا دل بھر آیا اور آپنے امیہ کو ایک گرانقدر رقم دیکر بلالؓ کو آزاد کرا لیا۔ جب حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ واقعہ سُنا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا "ابو بکر تم مجھے بھی اس ثواب میں شریک کر لو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ بلال کو تو میں آزاد کرا چکا ہوں"۔ اللہ اللہ کیا شان ہے بلال کی اور کیا مقام ارفع ہے حضرت ابو بکر کا رضی اللہ عنھم، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم کرے کیونکہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح ہم سے کیا۔ اور ہمارے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مقام و شرف کا اندازہ اس حدیث سے کیجئے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پہلے کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جسے سات رفیق اور وزیر نہ ملے ہوں۔ مگر مجھے چودہ عطا ہوئے ہیں۔ اُن میں سے ایک بلال ہیں (اسد الغابہ)۔ بانئ اسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی اُمت کیوں نہ قربان ہو۔ ہے کوئی نظیر دوسرے مذہبوں میں جہاں غلام کو یہ عزت و شرف ملا ہو کہ جہاں دین و دنیا کا بادشاہ ایک غلام کے بارہ میں یہ کہے کہ تم ہمارے دوست اور وزیر ہو۔

اللھم صل علی محمد و بارک وسلم

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سطوت و جلالت مشہور ہے مگر حضرت بلالؓ کے متعلق آپ فرمایا کرتے تھے: "ابو بکر سیدنا واعتق سیدنا ابو بکر ہمارے سردار ہیں۔ انہوں نے ہمارے سردار بلال کو آزاد کرایا۔" (اسد الغابہ) (مستدرک حاکم)

حضرت عمر جب کبھی بلالؓ کو بلاتے تو سیدنا بلال کہہ کر بلاتے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو رویحہ بن عبدالرحمٰن انصاری کا انہیں بھائی بنا دیا۔ ان دونوں میں نہایت شدید محبت پیدا ہو گئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب ایک جہاد میں مدینہ سے باہر جا رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا "بلال تمہارا وظیفہ کون وصول کرے گا"۔ آپ نے جواب دیا "میرا بھائی ابو رویحہ" کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں میں جو برادرانہ تعلق پیدا کر دیا ہے وہ کبھی منقطع نہیں ہو سکتا۔ (طبقات ابن سعد)

اللہ اللہ کیا تاثیر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی کہ وہ عرب جو غلاموں کو جانوروں سے بدتر سمجھتے تھے اور اگر کوئی غلام آزاد بھی ہو جائے تب بھی وہ اپنی غلامی کے داغ کو کبھی دھو نہیں سکتا تھا اور وہ معاشرہ میں حقیر سمجھا جاتا تھا مگر ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کی ایسی تربیت کی کہ غلام اور آزاد کا تصور تک ذہنوں سے مٹ گیا۔ نہ کسی گورے کو کالے پر فضیلت رہی اور نہ کسی آزاد کو غلام پر برتری اور نہ ہی کسی عربی کو غیر عربی پر فوقیت۔ سب خدا کے بندے ہیں۔

صرف ایک ہی معیار باقی رہ گیا کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ کہ تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ متقی ہے۔

اذان کی ابتداء مدینہ منورہ میں ۱ ہجری سے ہوئی اگرچہ نماز اس سے پہلے بھی پڑھی جاتی تھی مگر اسکے لئے اذان کا ہونا ضروری نہ تھا مگر جب مدینہ منورہ میں اسلام کفر پر غالب آنے لگا اور بُتوں کی خدائی کا زمانہ ختم ہونے لگا تو رفتہ رفتہ جمعہ اور نماز باجماعت نے رواج پکڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو مؤذن مقرر فرمایا۔ چنانچہ حضرت بلال نماز کے وقت اذان کہا کرتے اور جب نمازی اکٹھے ہو جاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ میں نہایت ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر کہتے حیّ علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ! یعنی یا رسول اللہ نماز تیار ہے آپ تشریف لائیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز نہایت بلند و دلکش تھی۔ انکی ایک صدا توحید کے متوالوں کو بے چین کر دیتی تھی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اخلاق حمیدہ و اسلام کے تئیں انکی فدائیت اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق نے انکی پایۂ فضل و کمال کو نہایت بلند کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری اُنکا مخصوص مقصد حیات تھا۔ ہر وقت بارگاہ نبوی میں حاضر رہتے۔ آپ کہیں باہر جاتے تو خادم جاں نثار کی طرح ہمراہ ہوتے۔ عیدین و نماز استسقاء کے مواقع پر برچھی لیکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے اور ہر وقت آپ کی حفاظت کا مکمل خیال رکھتے۔ مدینہ کی گلیوں میں جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تو حضرت بلال ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو جاتے افلاس و ناداری کے باوجود انکو جو کچھ میسر آجاتا اُس کا ایک حصہ رسول اللہ ﷺ

ارشاد نبوی
خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینگولین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

کی ضیافت کے لئے رکھ لیتے۔ بخاری کی روایت ہے کہ ایک دفعہ عرب کی مشہور برنی کھجوریں آپ نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ اتنی عمدہ کھجوریں دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے بڑے تعجب سے پوچھا "بلال یہ کہاں سے لائے ہو"۔ حضرت بلال نے جواب دیا "اے میرے جان ودل سے پیارے آقا بہت دنوں سے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو رہی تھی کہ حضور کو عمدہ برنی کھجوریں کھلاؤں مجھے کچھ ردی کھجوریں میسر ہوئیں تو میں نے دو صاع ردی کھجوروں کی دے کر ایک صاع برنی کھجور حاصل کیے جو آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

آنحضور ﷺ نے اس وقت بھی اپنے صحابہ کی تربیت کا خیال رکھا۔ اور فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ یہ تو ربا یعنی سود ہے۔ اگر تمہیں خریدنا تھا تو پہلے اپنی کھجوریں بیچ دیتے پھر جو قیمت آتی اُس سے اچھی کھجوریں خرید لیتے۔

حضرت بلالؓ کے اندر تواضع و خاکساری اس حد تک تھی کہ جب کبھی لوگ اُن کے فضائل و محاسن و قربانیوں کا تذکرہ کرتے تو فرماتے "میں صرف ایک حبشی ہوں، جو کل تک معمولی غلام تھا۔" (طبقات ابن سعد)

حضرت بلالؓ نہایت عبادت گزار اور زاہد و متقی تھے۔ ہمیشہ مسجد میں ہی حاضر رہتے اور دنیوی معاملات سے کوئی تعلق نہ رکھتے۔ نوافل کا خاص اہتمام کرتے اور وضو کے بعد نوافل ضرور ادا کرتے۔ معراج کی رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آسمانوں اور جنت کی روحانی سیر کروائی گئی تو آپ نے سُنا کہ آپ کے آگے کسی کے قدموں کی آواز آرہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیسی آواز ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا "اے اللہ کے رسول یہ بلال کے قدموں کی آواز ہے جو فرط محبت سے آپ کے آگے چل رہے ہیں"۔ جب حضورؐ نے حضرت بلال کو یہ واقعہ بتایا تو بلال فرط جذبات سے رو پڑے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے سیدنا بلال کی۔ اسلام کے لئے جو شخص مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جاتا تھا وہ جنت کی سیر کر رہا ہے اور گھسیٹنے والے جہنم کی آگ میں جل رہے ہیں۔ یہ سب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انفاخ قدسیہ کا نتیجہ تھا حضرت بلال تمام مشہور غزوات میں شریک تھے۔ غزوہ بدر میں اُمیہ بن خلف کو کیفر کردار تک آپ نے ہی پہنچایا۔ جو اسلام کا بہت بڑا دشمن اور حضرت بلال کو طرح طرح کی اذیتیں دیتا تھا۔

جنگ اُحد میں بھی آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔

فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جو اعزاز نصیب ہوا اُس اعزاز پر ہزاروں بادشاہتیں قربان کی جاسکتی ہیں۔ اُس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ ہر شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیگا اور مقابلہ نہیں کریگا اُسے امن دیا جائے گا۔ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ اُسے معاف کر دیا جائیگا۔ اور جو حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہو جائے گا اُسے بھی امن دیا جائے گا۔ جو شخص ہتھیار پھینک دیگا اُسے بھی امن دیا جائے گا اور جو شخص خانہ کعبہ میں آجائے گا اُسے بھی امن دیا جائے گا۔ اور آپ نے اس موقعہ پر ایک کپڑا منگوایا اور اسکا جھنڈا بنا کر ایک صحابی حضرت ابو رویحہ کو دیا جو حضرت بلالؓ کے مدینہ میں بھائی بنے تھے اور فرمایا کہ یہ بلال کا جھنڈا ہے جو کوئی اس جھنڈے کے نیچے آکر کھڑا ہو جائے گا اُس کو بھی معاف کر دیا جائے گا۔

اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بلالؓ کا جھنڈا بنایا یہ ایک لطیف طریقہ مکہ والوں کو ذلیل کرنے اور حضرت بلال کا دل خوش کرنے کا تھا۔ مکہ والے سال ہا سال تک حضرت بلال کو انکے اسلام لانے کی وجہ سے مارا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ بلال دل میں کہے گا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کو تو معاف کر دیا مگر میرے سینہ اور چھاتی پر لگے ہوئے زخموں کا کوئی بدلہ نہ لیا۔ پس آپ نے اُن کے لئے جھنڈا بنا کر دیا اور اعلان فرمایا کہ آج جو بلال کے جھنڈے کے نیچے آکر کھڑا ہو جائے گا اسے معاف کر دیا جائیگا۔ اس طرح آنحضرت ﷺ نے ایک ہی وقت میں اپنی رحم دلی کا ثبوت بھی دے دیا اور حضرت بلال کے زخموں پر مرہم بھی لگا دیا۔ اللھم صل علی محمد وال محمد و بارک وسلم۔

فتح مکہ کے دن تو حضرت بلال کی شان ہی نرالی نظر آرہی تھی۔ جب مکہ فتح ہو گیا اور خدا کے مقدس گھر کعبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتح کی حیثیت سے پہلی بار داخل ہوئے تو حضرت بلالؓ بھی آپ کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا کہ خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دیں چنانچہ حضرت بلال نے خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اپنی پر جلال آواز میں اذان دے کر خدائے واحد کی توحید اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت کا اعلان کیا۔ اور دنیا نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ مقدس گھر جسے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا مدتوں صنم خانہ رہنے کے بعد پھر ایک حبشی نژاد کے نغمۂ توحید سے گونجا۔ وہ حبشی غلام جسے توحید و رسالت پر ایمان لانے کی وجہ سے مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جاتا تھا آج کس شان و عظمت کے ساتھ ببانگ دہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اعلان کر رہا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت بلال کی آنکھوں میں دنیا تیرہ و تار ہو گئی۔ اُنہیں کوئی چیز اچھی معلوم نہ ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ کی جدائی کا غم اُنہیں کھائے جا رہا تھا۔ صحابہ کرام اُنکی دلجوئی کرتے اور تشفی دیتے مگر اُنہیں آنحضرت ﷺ کی مفارقت کا غم برداشت نہ ہو رہا تھا۔ جملہ صحابہ کرام بھی آنحضرت ﷺ سے خاص محبت و عقیدت رکھتے تھے لیکن حضرت بلالؓ پر آنحضرت ﷺ کی وفات کا جو صدمہ گزرا وہ اپنی نوعیت و خصوصیت میں کچھ اور ہی رنگ رکھتا تھا۔ مدینہ کی گلی کوچوں سے اُنکی طبیعت اُچاٹ ہو گئی در و دیوار و مسجد نبوی کو وہ رسول اللہ صلعم کے بغیر دیکھنے کی طاقت نہ پاتے تھے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اُنہیں اپنی زندگی ہی اچھی نہ لگنے لگی تھی۔ اسلام نے بلالؓ کو غلامی سے تو آزاد کروایا تھا لیکن محمد ﷺ کے حسن و احسان نے اُنہیں ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنا غلام بنا لیا تھا۔ جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو حضرت بلالؓ انکی خدمت میں حاضر ہوئے اور روتے روتے عرض گزار ہوئے یا خلیفہ الرسول! اب مدینہ میں میری طبیعت بہت گھبراتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے مقامات مسجد نبوی حضور کے بعد آپ کے بغیر دیکھے نہیں جاتے۔ اسلئے آپ مجھے ملک شام کی طرف جانے کی اجازت دیجئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلال تم سچ کہتے ہو مگر میری خواہش یہ ہے کہ تم مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ چنانچہ آپ عہد صدیقی میں مدینہ میں ہی ٹھہرے رہے اور جب حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو ان سے اجازت لے کر ملک شام کی طرف جہاد کی غرض سے چلے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ عہد صدیقی میں ہی آپ شام چلے گئے تھے۔

حضرت بلال ایک عرصہ تک شام میں مقیم رہے۔ دور فاروقی میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ فرما رہے ہیں "بلال! کیا تمہارے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ہماری زیارت کرو۔ اس خواب نے گذشتہ زندگی کے پر لطف واقعات یاد دلا دئے، عشق و محبت کے مرجھائے ہوئے زخم پھر ہرے ہو گئے۔ اُسی وقت مدینہ کی راہ لی اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ آنکھوں سے آنسوں کا سیلاب رواں تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشے حضرت حسنؓ اور حسین کو دیکھا تو جوش محبت سے اُنہیں چمٹا چمٹا کر پیار کرنے لگے۔ ان دونوں نے خواہش ظاہر کی کہ آج صبح کے وقت اذان دیجئے۔ گو حضرت بلال یہ ارادہ کر چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اذان نہ دیں گے۔ کیونکہ آپ کی اذان کا حقیقی قدردان دنیا میں نہیں رہا تھا۔ لیکن انکی فرمائش ٹال نہ سکے۔ آپ نے اذان دی اذان دینا تھا کہ صحابہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد آگیا۔ اور وہ اس طرح بلبلا کر روئے جس طرح کوئی ماتم برپا ہو جاتا ہے اور انکی گھگھی بندھ گئی۔ حضرت بلال نے اذان ختم کی تو بے ہوش ہو گئے اور پھر اسی بیماری میں اُن کا انتقال ہو گیا۔

اللہ اللہ کتنی محبت تھی اُنہیں رسول اللہ ﷺ سے۔ کون ہے جو ایسی نظیر کسی اور مذہب میں دکھا سکے۔

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وعلیٰ اصحابہ اجمعین

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایسے جاں نثار فدائی صحابہ عطا فرمائے جسکی مثال گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے صحابہ میں نظر نہیں آتی۔ بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہونا انہوں نے قبول کیا لیکن کبھی اُن سے یہ برداشت نہیں ہو سکتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کانٹا تک چبھے۔ گھر بار، عیش و عشرت، دوست و اقارب، عزت و شہرت سب کچھ اسلام کے لئے ترک کر دیا۔ ایسے ہی جاں نثار فدائی صحابہ میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی تھے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک نہایت حسین اور خوش رو نوجوان تھے اُن کے والدین اُن سے بہت محبت کرتے تھے۔ مالدار والدین کے آپ لخت جگر تھے۔ والدہ نے تو انہیں نہایت ناز و نعمت سے پالا تھا۔ قبول اسلام سے قبل آپ لطیف سے لطیف خوشبو، عمدہ سے عمدہ پوشاک اور لذیذ ترین اعلیٰ خوراک جو اُس زمانہ میں میسر آسکتی تھی آپ استعمال فرماتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اُن کا تذکرہ کرتے تو فرماتے "مکہ میں مصعب سے زیادہ کوئی حسین خوش پوشاک اور پروردۂ نعمت نہیں ہے (طبقات ابن سعد)

جب آنحضرت ﷺ دار ارقم میں پناہ گزین تھے اور مسلمانوں پر مکہ کی سرزمین تنگ ہو رہی تھی اُسی دوران حضرت مصعب بن عمیرؓ مشرف باسلام ہوئے۔ ایک عرصہ تک آپ نے اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا اور چھپ چھپ کر آنحضرت صلعم سے ملتے رہے لیکن ایک دن اتفاقاً عثمان بن طلحہ نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ لیا اور انکی ماں اور خاندان والوں کو خبر دے دی۔ جب انہوں نے سنا تو انکی محبت نفرت میں بدل گئی اور آپ کو قید میں ڈال دیا گیا۔ اور کسی سے ملنے جلنے تک نہ دیا جاتا جب مکہ کی زندگی روز بروز تنگ و تلخ ہونے لگی اور مخالفت شدید ہونے لگی تو آنحضور صلعم سے اجازت لیکر ملک حبشہ کی طرف چند مسلمانوں کے ساتھ ہجرت کر گئے۔ کچھ ہی عرصہ بعد جب حبشہ میں یہ افواہ پھیلائی گئی کہ سارا مکہ مسلمان ہو گیا ہے تو آپ واپس مکہ آگئے۔ ہجرت کے مصائب سے وہ رنگ و روپ باقی نہ رہا اور خود انکی ماں انہیں پہچان نہ سکیں۔

بیعت عقبہ اولیٰ میں جب مدینہ کے ۱۲

حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔ تو انہوں نے درخواست کی حضور ہمارے ساتھ ایک مبلغ بھیج دیجئے تاکہ وہ وہاں ہمیں تعلیم دے اور تبلیغ اسلام کا کام سرانجام دے۔ چنانچہ آپ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو انکے ساتھ روانہ فرمایا۔ گویا حضرت مصعب بن عمیرؓ اسلام کے پہلے مبلغ تھے۔

آپ مدینہ پہنچ کر حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر قیام فرمایا اور اُسی مکان کو دارالتبلیغ بناکر تبلیغ کے کام میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔

اب حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں پھر پھر کر تعلیم قرآن و اشاعت اسلام کا کام کرنے لگے اسی لئے آپ کا نام مقری المدینہ پڑ گیا تھا۔ لوگوں کے گھروں میں جاجا کر تعلیم قرآن و اشاعت اسلام کی خدمت سرانجام دینے لگے۔ اس طرح جب رفتہ رفتہ ایک جماعت پیدا ہو گئی تو نماز باجماعت کے اہتمام اور تلاوت قرآن مجید کے لئے کبھی اسعد کے مکان پر اور کبھی بنو ظفر کے مکان پر لوگوں کو جمع کرتے تھے۔ ایک بار مصعب رضی اللہ عنہ حسب معمول چند مسلمانوں کو محلّہ عبدالاشھل میں تعلیم دے رہے تھے کہ قبیلہ عبدالاشھل کے سردار حضرت سعد بن معاذ نے اپنے دوست اُسید بن حُضیر سے کہا کہ اس مبلغ اسلام کو اپنے محلّہ سے نکال دو۔ یہ ہمارے ضعیف الاعتقاد اشخاص کو گمراہ کرتا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی کہا کہ مصعب چونکہ اسعد کے گھر میں ٹھہرا ہے اور اسعد میرا خالہ زاد بھائی ہے ورنہ میں خود دیکھ لیتا۔" یہ سُن کر اُسید اٹھے نیزہ سنبھالا اور سیدھے اسعد اور مصعب رضی اللہ کے پاس پہنچے اور بڑے ہی غصہ اور درشتی سے کہنے لگے "تمہیں یہاں کس نے بلایا ہے تم ہمارے لوگوں کو گمراہ کرتے ہو۔ اگر تمہیں اپنی جانیں عزیز ہیں تو ابھی یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرت مصعب نے نہایت نرمی سے جواب دیا "بیٹھ کر ہماری کچھ باتیں تو سُن لو۔ اگر پسند آئے تو قبول کرلو ورنہ ہم خود چلے جائیں گے۔ حضرت اُسید نیزہ گاڑ کر بیٹھ گئے اور غور سے سننے لگے۔ حضرت مصعبؓ نے چند آیات کریمہ تلاوت کرکے اس خوبی کے ساتھ اسلام کے عقائد و محاسن بیان فرمائے کہ تھوڑے ہی دیر میں حضرت اُسید کا دل نور ایمان سے چمک اٹھا اور بے تاب ہو کر بولے یہ تو بہت ہی اچھا مذہب ہے! کیسی بہتر ہدایت ہے! اس مذہب میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟ حضرت مصعبؓ نے فرمایا "پہلے نہا دھو کر پاک کپڑے پہنو۔ پھر صدق دل سے لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرو انہوں نے فوراً غسل کیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔

اسی طرح آپ کی تبلیغ سے قبیلہ اوس کے سردار اعظم حضرت سعد بن معاذؓ بھی اسلام میں داخل ہوگئے۔ انکی تبلیغ اور اثر سے سارا قبیلہ حلقہ بگوش اسلام ہوگیا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے مدینہ میں آپ نے نماز جمعہ کی بنیاد ڈالی۔

عقبہ کی پہلی بیعت میں صرف بارہ انصار شریک تھے لیکن حضرت مصعبؓ نے ایک ہی سال میں اہل یثرت کو اسلام کا فدائی بنا دیا تھا۔ چنانچہ دوسرے سال ۷۳ اکابر داعیان کی پر عظمت جماعت اپنی قوم کی طرف سے تجدید بیعت اور رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں مدعو کرنے کیلئے روانہ ہوئی۔ اُن کے معلم دین حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے مکہ پہنچتے ہی سب سے پہلے آستانہ نبوت پر حاضر ہو کر اپنی حیرت انگیز کامیابی کی مفصل رپورٹ پیش کی۔ آنحضرت ﷺ نے نہایت دلچسپی کے ساتھ تمام واقعات سنے اور انکی محنت و جانفشانی سے بیحد خوش ہوئے۔ (طبقات ابن سعد)

اِدھر جب حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی والدہ کو پتہ چلا کہ مصعب مکہ میں آئے ہیں اور پہلے اُنہیں آکر ملنے کے بجائے محمد ﷺ کے پاس چلے گئے ہیں تو انہوں نے بیٹے کو پیغام بھیجا کہ او بے وفا! تو میرے شہر میں آکر پہلے مجھے نہیں ملا عاشق رسول حضرت مصعبؓ نے کتنا خوبصورت جواب دیا کہ اے میری ماں! میں مکہ میں نبی کریم صلعم سے پہلے کسی کو ملنا گوارا نہیں کر سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے بعد جب والدہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے پھر آپکو صابی مذہب کا طعنہ دے کر راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کی۔ حضرت مصعب نے سمجھایا کہ میں خدا اور اسکے رسول کے دین پر ہوں جسے خدا نے اپنے اور اپنے رسول کے لئے پسند کیا ہے والدہ نے پیار و محبت کے واسطے دیکر حضرت مصعب کو جذباتی انداز میں کہا کہ تمہیں کیا معلوم کہ میں نے تمہاری جدائی میں کتنے دکھ اُٹھائے ہیں۔ جب تم حبشہ گئے تو میں نے بین کئے اور جب تم یثرب گئے تو میں نے ماتم کیا مگر تم تو ذرا بھی احسان شناسی سے کام نہیں لیتے حضرت مصعب نے کہا کہ ماں! میں تو کسی حالت میں اپنے دین کو چھوڑ نہیں سکتا۔ جتنا مرضی مجھے آزمالو۔ والدہ نے قید و بند کی دھمکی دی تو آپ نے سختی سے جواب دیا کہ وہ کسی دھمکی میں نہیں آئیں گے مجبور ہو کر والدہ رونے لگیں اور کہا جاؤ بیٹے تمہاری مرضی حضرت مصعبؓ کا دل پسیج گیا انہوں نے بہت پیار سے سمجھایا کہ اے مری ماں میں آپ کا سچا ہمدرد ہوں اور مجھ آپ سے بے حد محبت ہے۔ میری دلی خواہش اور تمنا ہے کہ آپ اسلام قبول کرلیں۔ لیکن ماں نے قسم کھا کر کہا کہ میں آباؤ اجداد کا دین نہیں چھوڑ سکتی۔ پس جاؤ تمہیں تمہارے حال پر چھوڑا اور میں اپنے دین پر قائم ہوں۔ آہ! مصعبؓ پر کتنی کڑی تھی یہ آزمائش! مگر انہوں نے بھی خوب استقامت دکھائی۔ آخر چندماہ حضور صلعم کی صحبت میں رہنے کے بعد مصعب واپس مدینہ لوٹے۔ مدینہ پہنچ کر آپ دینی و تبلیغی سرگرمیوں میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے مدینہ کو دارالھجرت کے طور پر رسول خدا صلعم کے لئے تیار کیا یہاں تک کہ اگلے سال نبی کریم صلعم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت مصعبؓ کی دلی تمنائیں پوری ہوئیں۔

ہجرت کے بعد بھی دشمنان اسلام نے مدینہ میں مسلمانوں کو چین کا سانس نہ لینے دیا اور جلدی ہی بدر کا معرکہ پیش آیا۔ اس موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے حضرت مصعبؓ کو یہ شاندار اور اعلیٰ اعزاز بخشا کہ مہاجرین کا بڑا جھنڈا آپ کو عطا فرمایا۔

غزوۂ اُحد میں بھی علمبردار اسلام کی سعادت آپ ہی کے حصہ میں آئی اور نہایت دلیری اور بہادری سے جان کی بازی لگا کر آپ نے اسلامی جھنڈے اور نبی کریم صلعم کی حفاظت کی شاندار مثال قائم کر دکھائی۔

جب اُحد میں کفار مکہ کے دوبارہ غیر متوقع حملہ کے دوران مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا تو اسلامی علمبردار مصعب بن عمیرؓ دشمن کے تابڑ توڑ حملوں کے مقابل پر میدان جنگ میں ڈٹ گئے۔ اور رسول اللہ صلعم کی حفاظت کرتے ہوئے آپ کے آگے پیچھے لڑتے رہے۔

جب کافر عبداللہ بن قمیہ نے جو گھوڑے پر سوار تھا آپکی داھنی بازو جس سے آپ نے اسلام کا جھنڈا تھام رکھا تھا تلوار سے حملہ کیا اور بازو کاٹ دی تو حضرت مصعبؓ نے بازو کی پروا کیے بغیر جھنڈا بائیں ہاتھ سے تھام لیا اُس کافر نے بائیں ہاتھ پر وار کر کے اُسے بھی کاٹ ڈالا تو شیر خدا حضرت مصعب نے دونوں ٹنڈے بازوں سے اسلامی پرچم کو اپنے سینہ سے لگالیا اور جھنڈے کو جھکنے نہ دیا اور جب یہ افواہ پھیل گئی کہ حضور صلعم شہید ہوگئے ہیں تو اسی زخمی حالت میں آپ باآواز بلند یہ آیت تلاوت کرنے لگے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُول قَد خَلَت مِن قَبلِہ الرّسل اَفَان مَّاتَ اَوقتِل انقَلَبتُم عَلٰی اَعقَابِکُم۔

کہ محمد صلعم ایک رسول ہیں اور آپ سے پہلے سب رسول فوت ہو گئے ہیں اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ اور جو تم میں سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

حضرت مصعب کے دونوں ہاتھ قلم دیکھ کر اور اپنے مدمقابل کو بے دست اور مقابلہ سے عاجز پاکر کافر عبداللہ بن قمیہ گھوڑے سے اُترا اور تیسری مرتبہ اپنے نیزے کے ساتھ آپ پر پوری قوت سے حملہ آور ہوا نیزہ آپ کے بدن کے پار ہو کر ٹوٹ گیا اور حضرت مصعب گر پڑے۔ اسلامی جھنڈا گرنے کو تھا کہ آپ کے بھائی ابوالروم بن عمیر نے پکڑ لیا اور حضرت مصعب میدان اُحد میں ہی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اُس وقت انکی عمر ۴۰ سال تھی۔

جب رسول اللہ صلعم حضرت مصعبؓ کی نعش کے پاس پہنچے تو وہ چہرہ کے بل پڑے تھے گویا دم واپسیں بھی اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز رہے۔ آنحضور صلعم نے انکی نعش کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائی:

مِنھُم مَن قَضَا نَحبَہ وَمِنھُم مَن یَنتَظِر

یعنی مؤمنوں میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا۔ (یعنی لڑتے لڑتے مارے گئے) اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور اپنے ارادہ میں کوئی تزلزل انہوں نے نہیں آنے دیا۔

اسکے بعد نبی کریم صلعم نے اپنے اس عاشق صادق کو مخاطب کر کے فرمایا "اے مصعب! خدا کا رسول تم پر گواہ ہے کہ واقعی تم اس آیت کے مصداق اور اُن مردان وفا میں سے ہو جنہوں نے اپنے وعدے پورے کر دکھائے۔ بروز قیامت تم دوسروں پر گواہ بنائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے اپنے علمبردار حضرت مصعب کو اس آخری ملاقات میں یہ اعزاز بھی بخشا کہ آپ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا "مصعب کی نعش کے پاس آکر اُسکی زیارت کر لو اور اُس پر سلام بھیجو۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ روز قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا یہ اُس کے سلام کا جواب دیں گے۔"

اے مصعب بن عمیر تجھ پر سلام! اے مبلغ اسلام اور اسلامی جھنڈے کے وفاشعار محافظ تجھ پر ہزاروں سلام۔

شہید اُحد، ماں باپ کے ناز و نعم کے پالے حضرت مصعب کا اس عالم بے ثبات سے رخصتی کا منظر بھی دیکھنے والا تھا کہ مکہ میں بہترین لباس زیب تن کرنے والے حضرت مصعب کو آخری دم پورا کفن بھی میسر نہیں آیا۔

حضرت مصعبؓ کے کفن کے لئے صرف ایک چادر تھی۔ اور چادر بھی اتنی چھوٹی کہ اس سے اگر آپ کا سر ڈھانکتے تو پیر نظر آنے لگتے اور اگر پیر ڈھانکتے تو چہرہ ننگا رہتا۔ چنانچہ حضور صلعم نے فرمایا کہ سر ڈھانک دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال کر اُنہیں دفن کردو۔

اے اسلام کے عظیم الشان بطل جلیل مصعب بن عمیر تجھ پر آفرین کہ تو نے نوجوانوں کے لئے اپنے خوبصورت نمونے سے ماں باپ کی قربانی۔ مال و دولت کی قربانی سادگی وفا، ایثار اور کامیاب دعوت الی اللہ کے شاندار سبق رقم کر کے دکھا دئے۔

اللھم صل وسلم وعلیٰ اصحابہ اجمعین۔

بنگلور میں مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن

مورخہ 2.7.2000 ڈاکٹر سید اخلاق احمد جواز کے مکان میں ہفتہ قرآن مجید کا پہلا اجلاس رکھا گیا جس کی صدارت مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب ناظم مجلس انصار اللہ نے کی تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا بعدہ عزیزم قریشی حمید الرحمٰن و عزیزم سید بشیر الدین اور خاکسار نے تقاریر کی۔ آخر پر صدر صاحب نے خطاب فرمایا اسطرح یہ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

بتاریخ 3.7.2000 مکرم نیاز احمد صاحب قریشی سیوانگر کے مکان پر دوسرا اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ عالیہ نے کی تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار قریشی عبد الحکیم۔ مکرم عبید اللہ صاحب اور محمد صبغۃ اللہ صاحب نے تقریر کی آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا اور یہ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔ مورخہ 4.7.2000 کی شام مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب ناظم صوبہ کرناٹک کی رہائش گاہ پر تیسرا اجلاس ناظم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا اس میں خاکسار قریشی عبد الحکیم اور مکرم مقصود احمد صاحب مبلغ اور عزیزم سعادت نے تقریر کی آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا اسطرح یہ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

مورخہ 9.7.2000 کی دوپہر مسجد احمدیہ بنگلور میں اختتامی اجلاس رکھا گیا جس کی صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب نے کی تلاوت و نظم اور عہد کے بعد مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے پہلی تقریر کی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم برکات احمد صاحب سلیم نے تقریر کی اسطرح یہ اجلاس اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرماتے ہوئے قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے اور قرآن مجید کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق بخشے آمین۔

(قریشی عبد الحکیم زعیم مجلس انصار اللہ بنگلور)

وادی کشمیر کے حاجی صاحبان کے اعزاز میں استقبالیہ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے اس سال بھی وادی کشمیر سے سولہ خوش نصیب احمدی احباب و خواتین کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اور سبھی بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ ارکان حج ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دُعاؤں و دیگر عبادات کی بھی حتی المقدور توفیق ملی۔ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال رہا۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ ان تمام حاجی صاحبان کے اعزاز میں بمقام ریشی نگر ایک شاندار تقریب استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی الگ سے ایک پروگرام رکھا تھا۔ اہلا و سہلا و مرحبا کے ساتھ حاجی صاحبان کی گلپوشی کی گئی خاکسار عبد الحمید ٹاک بحیثیت مہمانِ خصوصی موجود تھا اس موقعہ پر کئی حاجی صاحبان نے سفر محمود کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز رئیس التبلیغ کشمیر نے فلسفہ حج پر تقریر کی۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم ان عبادات کو قبول فرمائے اور آئندہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔ ان تمام حاجی صاحبان کو حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے دُعاؤں کے ساتھ مبارکبادی کے خطوط بھی ملے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱- مکرم میر عبد الوہاب صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ آسنور ۲- مکرم میر عبد العزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ ریشی نگر ۳- مکرمہ اہلیہ صاحبہ میر عبد العزیز صاحب ریشی نگر ۴- مکرم ولی محمد صاحب میر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ریشی نگر ۵- مکرمہ اہلیہ صاحبہ ولی محمد میر صاحب ریشی نگر ۶- مکرم عبد السلام صاحب لون سابق صدر جماعت احمدیہ ریشی نگر ۷- مکرم محمد یوسف صاحب لون ریشی نگر ۸- مکرم محمد رمضان نایک صاحب ریشی نگر ۹- مکرم عبد السلام صاحب ٹاک سابق صدر جماعت احمدیہ سرینگر ۱۰- مکرمہ بشریٰ سلام صاحبہ اہلیہ مکرم عبد السلام ٹاک صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سرینگر ۱۱- مکرم شیخ فضل احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سرینگر ۱۲- مکرمہ تسلیمہ احمد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کشمیر ۱۳- مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ اسلام آباد سرینگر ۱۴- مکرمہ سیدہ ظہرہ جبین صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کشمیر ۱۵- مکرمہ شمشادہ بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ امیر اللہ خان صاحب چک ایمرچھ ۱۶- خاکسار عبد الحمید ٹاک یاری پورہ کشمیر

(عبد الحمید ٹاک امیر صوبائی جماعت احمدیہ جموں کشمیر)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیز سید مظفر یونس فلائٹ لیفٹیننٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ انیسہ نشاط بنت سید نظام الدین شاہ صاحب آف بسنہ مدھیہ پردیش کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مورخہ 26.7.2000 کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر طرح بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اعانت بدر 100 روپے۔

(ڈاکٹر محمد یونس بھاگلپور)

ولادت

مورخہ 24.3.2000 بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکی سے نوازا ہے حضور انور نے نو مولودہ کو از راہ شفقت وقف نو میں شامل فرما کر لئیقہ بیگم شمیم نام تجویز فرمایا ہے نو مولودہ مکرم سلیم احمد خان آف امیٹھ کی نواسی اور مکرم چوہدری جسونت سنگھ صاحب کی پوتی ہے بچی کی صحت سلامتی درازی عمر خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری ارشاد احمد پنکو خادم سلسلہ حال چٹیالہ ویسٹ گوداوری)

نظارت دعوت الی اللہ کا قیام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک نئی نظارت "نظارت دعوت الی اللہ" کے نام سے قائم فرما کر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کو ناظر دعوت الی اللہ مقرر فرمایا ہے۔ اور نظارت دعوت و تبلیغ کا نام "نظارت اصلاح و ارشاد" تجویز فرمایا ہے جس کے مطابق نظارت دعوت و تبلیغ اب نظارت اصلاح و ارشاد کہلائے گی اور اسی طرح مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد کہلائیں گے۔

عہدیداران اور احباب جماعت احمدیہ مطلع رہیں اور اس کے مطابق خط و کتابت کیا کریں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

منقولات

مذہبی آزادی کے قانون میں ترمیم کو لیکر عیسائی مذہب کی مخالفت

بھونیشور مورخہ ۱۸-۷-۲۰۰۰ مذہبی آزادی کے قانون میں ہوئی ترمیم کی وجہ سے بھارتیہ کریچن وشو پریشد نے سخت مخالفت کی ہے صوبہ اڑیسہ کے دورے پر آئے پریشد کے بھارتیہ سیکرٹری جناب ساجن کے جارج اور آرک بشپ رافل چیناڈا نے آج یہاں پر ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ صوبہ میں مذہبی آزادی کے قانون کی ہم مخالفت نہیں کرتے لیکن ۱۹۹۹ء میں ہوئے ترمیم شدہ قانون کی ہم مخالفت کرتے ہیں۔ ترمیم شدہ قانون کے مطابق تبدیلی مذہب سے ۱۵ ایام قبل ضلع مجسٹریٹ کو تبدیلی مذہب کرانے والا اطلاع دے گا۔ ضلع مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق کہ کس وجہ سے تبدیلی مذہب ہو رہی ہے ایس پی معاملہ کی تفتیش کرکے رپورٹ دیں گے۔ اصل قانون میں کی گئی مذکورہ ترمیم مذہبی آزادی کے قانون کے خلاف ہے کون کس مذہب میں داخل ہوگا اس بارہ میں مجسٹریٹ حکومت کو کیوں اطلاع دیں گے انہوں نے سوال کیا۔

اس کی مخالفت کرتے ہوئے کریچن کمیونٹی بھونیشور نیز اقلیتی مذاہب فورم کی طرف سے گزشتہ ۱۰ مارچ سے ایک معاملہ ہائی کورٹ میں دائر کیا گیا ہے اس دوران دو تاریخیں گزر جانے کے بعد بھی حکومت کی جانب سے کوئی جواب داخل نہیں ہوا ہے جس کے بارے انہوں نے بتایا کہ رقم دیکر اور مختلف اقسام کی لالچیں دکھا کر مذہب تبدیل کرنے کی سخت مخالفت کرتے ہوئے عیسائی مشنریز نے بتایا کہ ایسا کام کرنے والے سزا کے مستحق ہونے چاہئیں۔

(اخبار پرگتی وادی بھونیشور اڑیسہ ۱۷-۷-۲۰۰۰)

مرسلہ شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ اڑیسہ۔

عیسائی مشنریوں کے خلاف "ہندوستان چھوڑدو" تحریک کا اعلان

تھانے ۲۶؍ مئی۔ ہندو احیاء پرست جماعت بجرنگ دل کے قومی صدر ڈاکٹر سریندر جین نے عیسائی مشنریوں کے خلاف "ہندوستان چھوڑدو تحریک" شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تھانے میں بجرنگ دل کارکنوں کے ۱۰؍ روزہ تربیتی کیمپ کی اختتامی تقریب سے خطاب کے دوران ڈاکٹر سریندر نے کہا کہ عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں ناقابل برداشت ہو چکی ہیں لہٰذا ہمیں ایک بار پھر ملک گیر سطح پر "ہندوستان چھوڑدو تحریک" کا آغاز کرنا ہوگا۔ ایک گھنٹے کے طویل خطاب کے دوران انہوں نے کہا کہ عیسائی مشنریاں بڑے پیمانے پر تبدیلی مذہب کی مہم چلا رہی ہیں۔ ڈاکٹر سریندر نے کہا کہ اقلیتی فرقے خاص طور سے مسلمان اور عیسائی ملک کی ایک اور تقسیم کے درپے ہیں لیکن بجرنگ دل آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد اس منصوبے کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو قوم دشمن عناصر سے جس قسم کے خطرات درپیش ہیں بجرنگ دل کے کارکن ان کا مقابلہ کرنے کیلئے پوری طرح تیار ہیں۔ بجرنگ دل کے صدر نے کہا کہ بجرنگی رضا کار ہندو قوم کے مفادات کے تحفظ کیلئے ہر طرح کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں رہنے والے ۵۰؍ فیصد عیسائی مذہب تبدیل کرنے والے ہیں۔ ڈاکٹر سریندر نے کہا کہ کیمپ میں تربیت پانے والے ۱۲۸؍ رضاکاروں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا جائے گا جہاں وہ ہم خیال ہندو نوجوانوں کو ہندو مذہب کے تحفظ اور ہندوازم کی تبلیغ کیلئے تیار کریں گے۔ (انقلاب بمبئی ۲۷؍ مئی ۲۰۰۰)

(مرسلہ: عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

دعائے مغفرت

میرے برادر نسبتی مکرم مبارک احمد صاحب دانی ابن مکرم ظہور حسین دانی صاحب صدر جماعت احمدیہ پردہ مدھیہ پردیش ایک طویل بیماری میں رہنے کے بعد مورخہ 23.7.2000 کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون موصوف سلسلہ کی خدمت کا خوب جذبہ رکھتے تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند مخلوق کی خدمت کرنے والے صابر شاکر تھے۔ احباب سے موصوف کے غریق رحمت اور درجات بلند ہونے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ موصوف تین بیٹیاں اور ایک بیٹا نشانی چھوڑ گئے ہیں۔

(عبد الحفیظ ناصر قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 49 | Thursday, 14th September 2000 | Issue No 37

برطانیہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر معزز مہمانوں کے خصوصی پیغامات اور مختصر خطابات

مورخہ ۳۰؍جولائی بروز اتوار صبح گیارہ بجکر چالیس منٹ پر امیر جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم افتخار احمد ایاز صاحب کی صدارت میں معزز مہمانوں نے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نائب امیر گھانا کو دعوت دی کہ وہ گھانا کے غیر از جماعت جیّد لیڈر کا تعارف پیش فرمائیں۔ مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نے بتایا کہ ہمارے اس معزز مہمان کا نام استاذ محمد بن السعد خلیفہ ہے اور تیجانی فرقہ کے لیڈر ہیں۔ گھانا کے اکثر مسلمان اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ استاذ محمد نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور مہمانوازی کا شکریہ ادا کیا۔

کونسلر Mrs.Phyllis Petit جو بریڈفورڈ کی پہلی خاتون ڈپٹی لارڈ میئر ہیں انہوں نے کہا کہ میں فخر محسوس کرتی ہوں اور بہت خوش ہوں کہ اس شاندار جلسہ میں شریک ہونے کا موقع ملا ہے۔ میں آپ کی گرمجوشی اور مہمانوازی کی ممنون ہوں۔ انہوں نے مکرم عبدالباری ملک ـ جے۔ پی۔ کے حوالہ سے بریڈفورڈ میں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جو وہ اس علاقہ کی بہبود کے لئے کر رہی ہے۔

☆......☆......☆

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے موصول ہونے والے بعض پیغامات پڑھ کر سنائے۔

پیغام عزت مآب ٹونی بلیئر وزیر اعظم برطانیہ

جماعت احمدیہ مسلمہ کے امسال کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے نمائندگان کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے اس موقع پر میں بہت مسرت محسوس کر رہا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ سب کے لئے یہ جلسہ نہایت پر مسرت ہو۔ مجھے یقین ہے کہ یہ جلسہ بہت ہی کامیاب ہوگا۔

نیک تمناؤں کے ساتھ
ٹونی بلیئر

☆......☆......☆

پیغام عزت مآب جناب ولیم ہیگ ممبر آف پارلیمنٹ

جماعت احمدیہ مسلمہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے ہر ایک فرد کے لئے نیک تمناؤں اور خواہشات کا پیغام بھجواتے ہوئے از حد خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

جماعت احمدیہ کی ساری دنیا میں بنی نوع انسان کے لئے خدمات بے مثل ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا یہ جلسہ کامیاب اور پر مسرت رہے گا۔

ولیم ہیگ۔ ممبر آف پارلیمنٹ (قائد حزب اختلاف)

☆......☆......☆

پیغام۔ عزت مآب چارلس کینیڈی ممبر آف پارلیمنٹ۔ برطانیہ

آپ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت میں اپنی نیک تمناؤں پر مشتمل پیغام ارسال کرتے ہوئے بہت خوشی وانبساط محسوس کر رہا ہوں۔

سارے عالم میں اس جماعت کی خدمات جلیلہ بالخصوص مہاجرین کی آبادکاری نیز دیگر محتاج اور ضرورت مندوں کی امداد کے سلسلہ میں آپ کی کارروائیاں قابل قدر ہیں۔ کوسوو، ایشیا اور افریقہ کے ممالک میں آپ کے رضاکاروں کی بے لوث خدمات قابل تحسین اور بے نظیر ہیں۔

یہاں برطانیہ میں بھی جماعت احمدیہ مسلمہ نے ہماری تہذیب اور ہمارے معاشرہ کو قوتِ نو بخشنے کے لئے عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔

میں اس جلسہ میں شرکت کرنے والے ہر فرد بشر اور جماعت احمدیہ مسلمہ کے ہر مؤید کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سر دست بہت ہی نیک تمناؤں کے ساتھ
چارلس کینیڈی۔ ممبر آف پارلیمنٹ
(لیڈر آف دی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی۔ برطانیہ)

☆......☆......☆

پیغام۔ آنریبل Koumba Yala صدر۔ ریپبلک آف گنّی بساؤ

بخدمت عالی مرتبت حضرت مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع۔ لندن

لندن میں منعقد ہونے والے عالمگیر اسلامی ۳۵ ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آپ کی پرشفقت دعوت پر میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ بے انتہا مصروفیات کے باعث اس جلسہ میں بنفس نفیس خود شرکت نہ کرسکنے کا مجھے بے حد افسوس ہے۔ تاہم اس مقصد کے لئے میں آپ کی خدمت میں دو خصوصی وزراء مملکت کو بھجوا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک عزت مآب ابراہیم سوری جالو ہیں جو مذہبی امور اور معاشیات کے میرے وزیر ہیں اور دوسرے جناب جوس گاسپر گومس فرنانڈیس جو کہ قانونی معاملات میں میرے خاص مشیر ہیں۔ یہ دونوں آپ کے جلسہ میں میری نمائندگی کریں گے۔

ان دونوں ذمہ دار وزراء مملکت کے ذریعے میں اپنا پیغام ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ دونوں وزراء کو میں اپنی طرف سے پورے اختیارات سونپ رہا ہوں کہ میری طرف سے آپ کی خدمت میں نیک جذبات پہنچائیں۔

براہ کرم میری طرف سے آپ کی صحت اور خوشیوں سے بھرپور زندگی اور جلسہ کی کامیابی کے لئے میری نیک تمناؤں کو قبول فرمائیے۔

کومبایالا۔ (صدر۔ ریپبلک آف گنّی بساؤ)

☆......☆......☆

پیغام۔ جناب توماسی پایا، گورنر جنرل۔ طوالو

حضور اقدس مرزا طاہر احمد۔ سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر۔

حضور اقدس! یہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں آپ کے امسال کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کر رہا ہوں۔ مجھے دو دفعہ آپ سے لنڈن میں ملاقات کا شرف حاصل ہو چکا ہے اور میں آپ کی جماعت کو کئی سالوں سے جانتا ہوں۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ آپ کی جماعت انسانیت کو خدا تعالیٰ اور اس دنیا میں دائمی امن کی طرف لے جانے والی ایک راہنما جماعت ہے۔

میں حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعاگو ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

میری بیگم بھی جو کہ آپ سے شرف ملاقات پاچکی ہیں میرے ساتھ میری نیک تمناؤں میں شریک ہیں۔ آپ کا مخلص ـ توماسی پایا
(گورنر جنرل۔ طوالو)

☆......☆......☆

پیغام عزت مآب جناب بنجمن ولیم مکاپا (Benjamin William Mkapa) (صدر۔ جمہوریہ تنزانیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے راہنما۔ السلام علیکم

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۳۵واں جلسہ سالانہ ۲۸؍ تا ۳۰؍جولائی ۲۰۰۰ء لندن میں منعقد ہو رہا ہے۔ میں اس موقع پر اپنی اور حکومت تنزانیہ کی طرف سے آپ کو اور آپ کی جماعت کو نہایت پرخلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میں جماعت احمدیہ کو ایک لمبے عرصہ سے جانتا ہوں۔ جماعت احمدیہ گزشتہ چھیالیس سال سے ہمارے ملک میں قائم ہے اور اس کی شاخیں پورے ملک میں پھیلی چکی ہیں۔ اس عرصہ میں جماعت نے اپنے عمل سے ثابت کیا ہے کہ وہ ایک پرامن، تعاون کرنے والی، قانون کی پابند، عفو و درگزر کرنے والی اور معاملہ فہم مذہبی جماعت ہے۔

تنزانیہ کو روحانی طور پر فیض پہنچانے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ ہمارے ملک میں تعلیم و صحت جیسے شعبوں میں بھی ایسی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے جن کی ہمارے ملک کو بہت ضرورت ہے۔

متحدہ جمہوریہ تنزانیہ کی حکومت جماعت احمدیہ کی جملہ خدمات کو بڑی ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ملک کی ترقی اور عوام کی روحانی و جسمانی بھلائی کی مساعی کو سراہتی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اکیسویں صدی کے نئے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے میں اپنے نعرہ "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کے مطابق ہماری مدد کے لئے اپنی سعی کو دوچند کر دے گی۔ خدا کرے کہ آپ کا ۳۵واں جلسہ سالانہ نہایت کامیاب ہو۔

بنجمن ولیم مکاپا (صدر جمہوریہ تنزانیہ)

☆......☆......☆

پیغام صدر مملکت بورکینا فاسو جنرل سیکرٹریٹ از مشیر صدر مملکت

(۲۴؍جولائی ۲۰۰۰ء)

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ـ عالی مرتبت!

آپ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر صدر مملکت بورکینا فاسو کی طرف سے میں آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اس نادر موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم ان خدمات پر آپ کو دلی خراج تحسین پیش کریں جو آپ ہمارے ملک کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے بہبودِ صحت کے میدان میں سرانجام دے رہے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ کا یہ تعاون دوسرے علاقوں تک بھی ممتد ہو جائے گا۔ آپ کے جلسہ کی کامیابی کے لئے ہماری بہترین تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ مخلص

سالیف دیالو (Salif Dialo)
(مشیر صدر مملکت برکینا فاسو)

☆......☆......☆

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

قادیان میں فٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد

مورخہ ۲۹،۲۸ اور ۳۰ ستمبر ۲۰۰۰ء کو احمدیہ سپورٹس کلب قادیان کی طرف سے فٹ بال ٹورنامنٹ احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں شرکت کرنے والی فٹ بال ٹیمیں اگر اس ٹورنامنٹ میں حصہ لینا چاہتی ہیں تو اس کے مطابق پروگرام بنا کر آئیں اور قبل از وقت اس کی اطلاع بھی کریں۔ (انچارج اسپورٹس)